NO. 15.

GEOGRAPHY

PART IV.

Compiled from various English works,

BY

THE REV. WILLIAM WILKINSON, MINISTER

OF SEHORE.

Contributed to and published by the Allygurh Scientific Society.

1870.

Printed at the Institute Press.—Allygurh

رساله علم جغرافیه

مسمی بمرأت غریب

حصه چهارم

مؤلفه ولیم ولکنسن صاحب بهادر پادري سهور جس کو انهوں نے
متعدد انگریزي کتابوں سے تالیف فرماکر حق طبع اُسکا
سین ٹیفک سوسئیٹي علیگڈه کو مرحمت فرمایا

اور

سین ٹیفک سوسئیٹي نے بنظر افاده عام اِسی کو
چهاپ کر مشتهر کیا

علیگڈه

مطبوعه اِنسٹیٹیوٹ پریس

سنه ۱۸۷۱ ع

DEDICATED

TO

HIS GRACE THE DKKU OF ARGYLL

BY

THE SCIENTIFIC SOCIETY
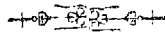
اِس کتاب کو

بنام نامي

جناب هز گريس ڈيوک آف آرگائل

کے

سين ٹيفک سوسٹيٹي نے معزز کيا

فہرست

جغرافیہ حصہ چہارم

مضمون		نمبر صفحہ

ساتویں فصل

اٹھویں فصل

جغرافیه

حصه چهارم

ایشیا کے جنوبي ممالک کے بیان میں

بلاد عرب کا بیان

اهل عرب نے بلاد عرب کا نام جزیرة العرب رکها هی مگر حقیقت میں یهه بجزیره نما هی *

حد شمالي اِسکي فلسطین اور کنچهه سوریا اور الجزیره هی *

مشرقي الجزیره اور عراق عرب اور بحرفارس که جسکو خلیج عجم بهي کهتے هیں اور کچهه بحرالهند حد جنوبي بحر هند *

مغربي بغازباب المندب اور بحر احمر که جسکو بحر قلزم بهي کهتے هیں اور بغاز سوئیز اور کچهه بغاز شام *

یهه ملک (۱۲½°) سے (۳۰°) تک عرض شمالي میں اور (۳۳½°) سے (۵۹°) تک طول شرقي میں واقع هی طول اعظم اِسکا میل جغرافوي سے چوده سو میل اور عرض اعظم گیاره سو پچاس میل رقبه اسکا گیاره لاکهه میل مربع هی اور باشندے اِسکے ایک کرور کے قریب هیں اور یهه پانچ حصوں پر منقسم هی *

اول یمن دوسرا حجاز تیسرا تهامه چوتها نجد پانچواں یمامه کهتے هیں که سر زمین بحرین عراق میں داخل هی مگر در حقیقت وه بلاد عرب میں سے هی لیکن عراق کے متصل *

قسم اول ـــ یمن یهه کناره بحر قلزم کے قریب هی تهامه کے جنوب سے باب المندب تک اور وهاں سے بحر هند کے کناره پر سے هوتا هوا مدخل

خلیج عجم تک اور وہاں سے خلیج عجم کے کنارہ پر ہوتا ہوا بحرین تک پس بحر اِسکے تینوں طرف سے محیط ہی اور چوتھی طرف ارض تہامہ اور یمامہ اور بحرین ہی *

حضر موت اور شحر اور مہرہ اور عمان اور نجران یہہ سب اُسکے اقسام ہیں اور کبھی شحر کو عمان کی طرف بھی مضاف کرکے شحر عمان کہتے ہیں — وجہہ تسمیہ یمن کی یہہ ہی کہ یمن یمین سے مشتق ہی یعنی اگر کعبہ شریف سے مشرق کی طرف منہہ کیا جاوے تو یمن یمین کو یعنی سیدھی طرف واقع ہوتی ہی یہی سبب ہی کہ شام بھی بسبب واقع ہونے بطرف شمال کے شام کے نام سے موسوم ہی *

قسم دوم — حجاز جو بحر احمر کے قریب تہامہ سے ایلہ تک پھیلا ہوا ہی مکہ معظمہ اور مدینہ شریف (جسکا اصلی نام یثرب ہی اور اُسے مدینۃالرسول بھی کہتے ہیں) اِسی قسم میں داخل ہی — وجہہ تسمیہ حجاز کی یہہ ہی کہ حجاز بمعنی حاجز یعنی ایک شی دو چیزوں کے بیچ میں ہونے والی کو کہتے ہیں چونکہ یہہ نجد اور تہامہ کے درمیان میں واقع ہی اِس سبب سے نام اسکا حجاز رکھا گیا *

قسم سوم — تہامہ ہی جو بحر احمر کے کنارہ پر حجاز اور یمن کے بیچ میں واقع ہی یمن اُسکی جنوب کو ہی اور حجاز شمال کو پڑا ہی *

قسم چہارم — نجد ہی اور یہہ شمالاً شام اور شرقاً عراق اور غرباً حجاز اور جنوباً یمامہ سے محدود ہی سر زمین اِسکی بلاد عرب میں بہت اچھی ہی چنانچہ ارض العالیہ اِسمیں ایک مقام ہی — نقل ہی کہ اِس ارض العالیہ میں بسوس ایک عورت تھی اور اسکا بھتیجا جساس بن مرہ شیبانی تھا بسوس کی ایک اُونٹنی سراب نامی کلیب ابن ربیعہ کے گھر میں ایکروز چلی گئی جو بکر ابن وائل کے قبیلہ سے تھا اور اُسنے مرغی کا ایک انڈا توڑ ڈالا پس کلیب نے طیش میں آکر ایک تیر اُسکے تھن میں مارا اِس سبب سے جساس اور قبیلہ کلیب میں چالیس برس تک دشمنی اور لڑائی

رهتي اسي سبب سے عرب میں جو لڑائي که ایک مدت تک قائم رهتي هی ضرب المثل کے طور پر اسکو حرب بسوس کہتے هیں اور اِسیمیں جبل عکاد هی زبان عربي جہاں کے باشندوں کي بولي زمانه اسلام کے بعد تمام ممالک عرب سے افصح سمجھي گئي هی *

قسم پنجم ـــ یمامه مابین نجد اور یمن کے واقع هی اور مشرق کي طرف بحرین اور مغرب کي جانب حجاز سے ملا هوا هی اور اسکو عروض بهي کہتے هیں اِس سبب سے که یهه مابین یمن اور نجد کے عارض هی ـــ ابواسحق اصطخري نے لکھا هی که زمین عرب میں ایله کي طرف ایک جنگل هی که جو تیهٔ بني اسرائیل کے نام سے معروف هی اگرچه دیار عرب سے متصل هی لیکن دیار عرب میں سے نہیں اور اهل عرب کے واسطے اِسمیں پاني اور چراگاه بهي نہیں هی انتهي کلامه ـــ یهه قسم اُس خط مفروض سے جو بحیرہ لوط جنوبي سے راس خلیج ایله تک بحر احمر سے کہنچا هوا هی مغرب کي طرف واقع هی اسکو بریهٔ طورسینا بهي کہتے هیں پہلے سام بن نوح علیه السلام کي اولاد نے اُس بلاد میں آکر بود و باش اختیار کي اور اُن سے کئي قبیلے وهاں پیدا هوئے اور کئي پشتیں هوگئیں انثروں میں سے جنگلوں میں رهنے لگے اور ایک دوسرے سے ایسے مختلط هوگئے که اُنکي کچهه رسم مقررہ باقي نہیں رهي انهیں سب لوگوں کا نام بادیهٔ عرب هی پس اُن میں سے کئي قبیلے مشهور هوئے چنانچه عاد بن عوص بن ارم بن سام بن نوح علیه السلام زیاده تر مشهور قبیله هی جسکا ذکر سفر تکوین کے (ص ۱۰ عـــ ۲۲ و عـــ ۲۳) میں لکھا هی جو حضر موت کے ریگستان میں ٹہرا کرتے تھے اور ثمود بن جاش بن ارم بن سام بهي ایک قبیله هی جسکا ذکر تکوین کے (ص ۱۰ عـــ ۲۳) میں لکھا هی پہلے یهه لوگ یمن میں رهتے تھے حمیر بن عبدشمس نے جسکا لقب سبا تھا ان کو وهاں سے نکال دیا چنانچه اُنہوں نے حجر میں جو حجاز میں واقع هی جاکر بود و باش

اختیار کي چنانچه یهه بات ضرب‌المثل هوگئي هی که قوم عرب جبکه متفرق هوجاتي هی تو یهه مثل کہا کرتے هیں — (لعبت بهم ایدي سبا) یعني سبا کے هاتهوں نے ساتهه اُنکي بازي پیش کي — اور طم بهي ایک قبیله هی اولاد لود بن سام علیه‌السلام سے چنانچه تکوین کے (ص ۱۰ ع ۲۲) میں مذکور هی — اور جدیس بهي ایک قبیله هی اولاد جاشر سے جسکا ذکر پهلے تحریر هوچکا هی یهه دونوں قبیلے ساتهه رهتے تهے ایک بار ان میں باهم تلوار چلي جب سے اُنهوں نے بادیوں میں رهنا اختیار کیا چنانچه عفیرہ بنت عباد جدیسیه جسکو شموس کہتے تهے اُسکو عملیق پادشاه طم نے (جو بدکار اور ظالم تها) اپنے گهر میں چهپا لیا تها اُس کے بهائي اسود نے اِس بات پر غیرت کهاکر اپني قوم جدیس سے مدد لي اور طم پر چڑهائي کرکے اُنکو هلاک کیا بعد اُسکے طم کے بچے کچهه لوگوں نے حسان بن تبع سے مدد لیکر جدیس کو هلاک کیا غرضکه اسطرحپر یهه دونوں قبیلے تباه هوگئے — یمامه ایک قبیله ان دونوں قبیلوں کا بنایا هوا هی جسکو جون کہتے هیں — یاقوت نے مشترک میں لکها هی که یمامه میں جدیس قوم کي ایک عورت جو کے رهنے والي جسکا نام خذام جدیسه تها اور بسبب زرقیت چشم کے اُس کو زرقاء کہتے تهے تین دن کي مسافت کي شی اُس کو دکهلائي دیتي تهي اِسلیئے عرب لوگ تیز نگاه والے شخص کو (ابصر من زرقاء الجو) کہتے هیں اور ایک قبیله جرهم هی اور عمالیق بن الیفاز بن عیسو بهي ایک قبیله هی جسکا ذکر تکوین کے (ص ۳۶ ع ۱۲) میں لکها هی یهه قبیله بهي قبائل بادیه عرب میں سے معروف هی یهانتک که جو شخص یهه بات کہے که میں اُن کے دوستوں میں سے هوں تو کوئي بدو اُس کو نه لوٹیگا اور بني قحطان بن عابر بن شالم بن ارفخشاد بن سام بن نوح علیه‌السلام نے بهي بلاد عرب کے اطراف یمن میں سکونت اختیار کي تهي چنانچه سفر تکوین کے (ص ۱۰ ع ۲۵ سے ۳۰ تک) میں

لکھا هی اور نام اُن کي نسل کا عرب العربا هی یمن اور حجاز کے پادشاه
بھي قحطان کي نسل میں سے تھے چنانچه جسنے یمن میں پہلے پہل
پادشاهي کي یعرب بن قحطان تھا بعد اُسکے یشجب بن یعرب اور بعد اُسکے
عبدشمس بن یشجب جسکا لقب سبا تھا اور اُن کي اولاد حمیر اور کہلان
اور عمرو اور اشعر اور عامله تھي عرب العربا انهیں کي اولاد میں سے هیں
اور جس نے حجاز میں پہلے پہل بادشاهي کي جرهم بن قحطان تھا
بعد اُسکے عبدیالیل بن جرهم بعد اُس کے جرهم بن عبد یالیل پھر
عبدالمدان پھر نغیله بعد اُس کے عبدالمسیح پھر وہ مضاض جس نے
اپني بیٹي رعله کا نکاح اسمعیل بن ابراهیم خلیل الله سے کردیا تھا پھر عمرو
بن حارث بعد اُسکے مضاض بن عمرو اور بعضے بادیه عرب میں کے
عرب العاربه هیں اور یہه جرهم ثاني کا قبیله هی جو اپنا نسب کو اسمعیل سے
نهیں بلکه عدنان سے بتاتے هیں کیونکه اسمعیل اور عدنان کي بود و باش
میں کئي پہاڑوں کا فرق تھا چنانچه بعضوں کے نزدیک آٹھ پہاڑوں کا
اور بعضوں کے نزدیک سات پہاڑوں کا بعض کے نزدیک تین پہاڑوں کا
عدنان کے کئي قبیلے هیں ازانجمله ایک قبیله نهر جسکا لقب قریش هی
وہ زیاده تر مشہور هی اور اس قبیله سے آل قریش هی جو کعبةالله کے
متولي تھے کہتے هیں که پہلے یہه قوم بشراکت بني اسمعیل متولي
تھي جبکه ثابت بني اسمعیل نے وفات پائي تو مضاض بن عمرو جرهمي کي
اولاد کعبه کي متولي هوئي مگر جب خزاعه نے مکه پر غالب هوکر پھر قریش
کو متولي بنایا اور اولاد جرهم کو وهاں سے خارج کر دیا پھر وہ ابوغبشان ملکاني
اور صبا خلیل بن جشر خزاعي تک وهاں کے متولي رهی بعد اُسکے قصي
بن کلاب قرشي نے انهوں کو شراب پلاکر حالت نشه میں کعبه کي کنجیئیں
خرید لیں جبکه ابوغبشان هوش میں آیا نهایت نادم هوا لیکن اُس
ندامت سے کچھه فائده نهوا چنانچه وہ بات ضرب المثل هوگئي هی عرب
کہا کرتے هیں (اخسر من ابي غبشان) اور عرب ایام جاهلیت میں عبادت

باطلہ کئی طور پر کیا کرتے تھے اور اُنکے بت اور معبود بہت تھے جیسے لات اور عزے اور ھبل اور نسر اور سواع اور یغوث وغیرہ اور اکثر ستاروں کو جیسے سورج اور چاند اور عطارد اور مشتری وغیرہ کو پوجا کرتے تھے اور انکے نام بھی ایسے ھی ھوتے تھے جیسے عبدالعزے اور عبدالیغوث اور وثیم اللات اور عبدالشمس اور عبدالمشتری وغیرہ اور انکی بلاد میں نصارے اور یہود اور مجوس بھی بہت رہتے تھے اھل عرب زمانہ قدیم میں فصاحت بلاغت اور سخاوت و شجاعت اور شاعری میں نہایت مشہور تھے یہانتک کہ ابتک بھی وہ ضرب المثل ھیں اور انہوں نے وقت مقرر کر رکھے تھے کہ اسوقت ایک جگہہ مجتمع ھوکر خرید اور فروخت اور تفاخر اور مشاعرہ کیا کرتے تھے معلقات سبعہ کہ جو مشہور اور معروف ھیں اُنھیں لوگوں نے کہکر کعبہ کے دروازہ پر لٹکائے تھے علماء اھل اسلام نے اُن اشعاروں کی فصاحت اور صناعت کی مشرح کی ھیں جو آج کل بہت سی پائی جاتی ھیں سنہ ۶۲۲ع مسیحی میں اسلام نے ظہور پایا اور اکثر اھل عرب نے اُس دین متین کو قبول کیا سنہ ۲۷۷ ھجری میں طائفہ قرامطہ نے جنکا ذکر صحیفہ (۱۰۶) میں مذکور ھی قوت اور مکنت حاصل کرکے کوفہ اور بصرہ اور ارض بحرین کو فتح کیا اور ابی طاھر خلیفہ قرامطہ کا بڑا لشکر جمع کرکے مکہ کو آیا اور قریب تیس ہزار آدمی دیسی اور پردیسیوں کو قتل کرکے بیت اللہ سے حجر اسود کو لے گیا *

آخر صدی مذکور اور ابتداے صدی حال میں طائفہ وھابیہ نے قوت حاصل کی جو عبدالوھاب تمیمی واریا واقع نجد کے رھنے والے سے منسوب ھیں اور اُس زمانہ میں محمد سعود علوی جو شہر کا حاکم تہا عبدالوھاب کا شریک و معاں ھوگیا تھا بعد اُسکے عبدالعزیز بن سعود قایم ھوا اور وزیر بغداد نے اِن دونوں سے مدد طلب کرکے لشکر عظیم سے بغداد کو فتح کیا یہہ فتح سنہ ۱۲۹۴ع میں بنام زید بن مساعد شریف مکہ کے قایم ھوئی اور عراق میں بھی خرابی واقع ھوئی چنانچہ اُنھوں نے مسجد علی پر

غالب هوکر اُسکو تباہ اور خراب کیا سنہ ۱۸۰۳ ع میں عبدالعزیز نے اپنے بیٹے کو بارہ هزار فوج دیکر طائف اور مکہ کي طرف بهیجا اُس نے اِن دونوں کو فتح کرکے جدہ کا محاصرہ کیا هي تها کہ ناگاہ عبدالعزیز کے مرنے کي خبر پہونچي وہ سنتے هي واریا کو واپس چلا آیا اور پهر سنہ ۱۸۰۴ ع میں لشکر کشي کرکے حجاز اور مدینہ کو لیکر سنہ ۱۸۱۵ ع تک اس پر قابض اور متصرف رها *

ابراهیم باشا حاکم مصر نے اِن کے اخراج کا قصد کرکے فوج کشي کي اور بعد کئي لڑائیوں کے فتحیاب هوکر حجاز سے اُن کو نکال دیا سعود نے پچاس برس کي عمر میں مرض تپ سے واریا میں وفات پائي *

بلاد عرب نصف سے زیادہ ویران اور بیابان هی اُن صحراؤں میں بارش کم هوتي هی اور نباتات بهي کم اُوگتي هیں صرف اِسقدر هوتي هی کہ بدوي لوگ اپنے چار پائے چرا لیتے هیں مگر اِن صحراؤں میں پہاڑ اور وادي بہت سرسبز و شاداب هیں خصوصاً حضر موت اور شجر کے پہاڑ جو بلاد یمن میں سے هیں *

اِس کے سلسلہ پہاڑوں میں سے جبل شراہ هی جو ایلہ کے قریب احرا سے عقبہ تک هی اور جنوباً بحر احمر تک چلا گیا هی اور عرض اُس کا مابین چالیس اور اسي میل کے پهر وہ سلسلہ وهاں سے مشرق کي طرف پهرکے یمن اور عمان سے گذرتا هوا خلیج فارس تک اور وهاں سے بحرین پر هوتا هوا فرات کے مصب تک چلا گیا هی *

شہر سے مشرق کي طرف طی کے آجا اور سلمی دو پہاڑ هیں حُجاج کوفہ کے راستہ میں پڑتے هیں اور بعضے کہتے هیں کہ طی کے تین پہاڑ هیں آجا اور سلمے اور عوجا نقل مشہور هی کہ آجا ایک شخص تها جو سلمي پر عاشق تها اور عوجا ان دونوں کا کٹنا تها پس اُن تینوں کو اُن

تینوں پہاڑوں پر سولی دي گئي تهي یهي باعث هی اُن پہاڑوں کو اِن کے نام سے موسوم کیا اور کوہ جودي بهي جبال طی میں سے هی *

دوسرا جبل عارض هی جو شمالاً اور جنوباً لنبا هی کنارہ جنوبي اُس کا بلادیمن کے متصل صعدہ کے قریب سے شروع هوکر شمالاً خلیج عجم کے نزدیک تمام هوا هی اس پہاڑ پر هجر ایک شہر هی جسمیں کہجور کے درخت اور چشمیں بہت هیں اور اس سے بطرف شمال جبل احد اور جانب جنوب جبل عیر هی اور حجاز کے پہاڑوں میں سے جبال مکہ اور جبال منی هی جسکو جبال اخاشب بهي کہتے هیں اور اخاشب ایک اور کالا پہاڑ بهي هی جبل آجا کے قریب اور مابین اِن دونوں پہاڑوں کے ریت هی مگر بہت دور تک نہیں هی *

بلاد عرب کي ندیوں کا بیان

بلاد عرب میں کوئي ندي ایسي نہیں هی کہ جسمیں کشتي چلے اگرچہ اس بلاد کے پہاڑوں سے کئي ندیاں نکلي هیں لیکن گرم بالو میں رہ جاتي هیں بحر تک نہیں بہتیں صنعاء یمن کے قریب ایک چهوٹي سي ندي هی کہ وہ بحر هند میں جاکر گرتي هی اور دوسري بلاد بني مہرہ میں ایک اور ندي هی جو بحر هند میں جاکر ملي هی *

بیان هواے بلاد عرب

اِس بلاد کے پہاڑوں کي هوا معتدل هی بخلاف وهاں کے وادیوں کے جہاں کي هوا بہت گرم هی شمال یمن میں اساڑہ کے مہینے سے اگہن تک اور یمن سے مشرق کي طرف اگهن سے پهاگن تک اور حضر موت میں پهاگن سے بیساکهہ تک بارش هوتي هی بادیوں میں اکثر بارش بہت هوتي هی جس سے زمیں بهي سرد هو جاتي هی اور نباتات صحرائي بهي کچهہ اُگتے هیں اور اِتفاقاً کبهي لو چلتي هی جس سے نباتات مرجها جاتي هیں *

بیان غلہ بلاد عرب

بادیہ عرب میں کچھہ پیداواری نہیں ہوتی مگر چنے اور وہ غلے جنکے واسطے تھوڑا پانی بھی کافی ہوتا ھی پیدا ہوتے ہیں اور پہاڑ اور وادیوں میں جس جگہہ کہ زمین اچھی ھی اور صلاحیت نباتات اور درخت کي رکھتي ھی اُسمیں جھاؤ اور گوگل کے درخت اور بید مہندي ادرک سونٹھہ اور چنبیلي املي چھوھارا گنا گیہوں جو مجیٹھہ قہوہ تنبغ بھنگ مرچ بیگن ایلوا اور میوجات میں انار بادام پستہ زردآلو سیب بھي انجیر گلاب لیموں نرگس بنفشہ شقایق نبل ارنڈ کھیرا ککڑي خربزہ تربوز اور کیلہ وغیرہ بہت پیدا ہوتے ہیں اور طلح جسکا گوند صمغ عربي کہلاتا ھی اور کھوپرہ اور لبان کے درخت وغیرہ اِسکے اطراف جنوبي کي زمین بہت اچھي اور خوب سرسبز و شاداب ھی اِسي سبب سے رومانیوں اور یونانیوں نے جنوبي سمت کا نام عرب صعیدیہ اور شمالي طرف کا نام عرب صخریہ رکھا ھی *

بیان حیوانات بلاد عرب

گھوڑے یہاں کے نہایت مشہور ہیں اور اُونٹ بھي یہاں بہت ہوتے ہیں چنانچہ وہ لوگ اِن پر اپني اوقات بسري کرتے ہیں اور وہاں اِن سے کام بہت پڑتا ھی اور گدھے بھینسیں نیل گاے گورخر بھیڑیں اور جنگلي بھیڑیں سوئر خرگوش اور ہرن بہت ہیں اور بیابانوں میں شیر بجو چیتا بھیڑیا جنگلي بکریاں لومڑي اور نیولہ اور جنگلي چوھے ہوتے ہیں (کتاب دستور میں لکھا ھی کہ جنگلي چوھے کے دوپیر ہوتے ہیں اور اطراف جنوبي میں نسناس ایک جانور ہوتا ھی جو پھل اور میوہ وغیرہ بہت کھاتا ھی) بلاد عرب کے پرندوں میں سے شترمرغ ہنس چرغ چکور کوا تغدري کبوترشہري اور جنگلي گد پناز شاہین اور ہدہد وغیرہ بہت ہیں اور بحر احمر میں دریائي

پرندے اور جو دریا کہ اسکو محیط هی اُسمیں مچھلیاں اور کچھوے اور اِن شهروں اور صحراے نجد میں سانپ بچھو سوسمار مورچه اور رتیلا وغیره اور تیوهی اِن بلاد میں نجد کے جنگل سے آکر اکثر باغات کو تباہ کرتي هی *

بیان معادن بلاد عرب

زمانه قدیم میں بلاد عرب میں کانیں بهت تهیں فی زماننا کم هیں یمن کے ملک میں سونے اور چاندی کي کانیں اکثر تهیں جس پر باشندے یمن کے فخر کیا کرتے تھے اب بعض بعض مقامات بلاد عرب میں لوهے تانبے اور رانگه کي اور یمن میں مهره یمني اور عقیق یمني کي اور خلیج فارس اور اطراف عمان اور بحرین میں موتي نکلتے هیں بیشک بلاد عرب میں بهت سي کانیں هیں که وه ابتک ظاهر نهیں هوئي هیں *

بیان تجارت بلاد عرب

جب تک که مغرب اور هندوستان کا راسته نهیں کهلا تها تب تک راس خشمید پر تجارت خوب هوتي تهي کیونکه اُسپر سے اکثر اشیاے تجارت یورپ اور هندوستان کو آتي جاتي تهي جبکه یهه راسته کهل گیا آمدرفت اسباب تجارت کي اُن بلاد سے موقوف هوئي اور تجارت وهاں کي کم هوگئي اب وهاں سے بن یمني قهوه لاتے هیں خصوصاً شهر مخا جهاں کا قهوه بن حجازي کے نام سے معروف هی اور صمغ عربي لوبان ایلوا مرمکي اور سنا کالي مرچ مهندي اور عود اور دوائیں وغیره اور بلاد افرنگ سے انواع و اقسام کے کپڑے اور چاندي لوها تانبا رانگ اور هتهیار اور شوره بلاد عرب کو لیجاتے هیں اور بلاد حبش سے بکریاں هاتهي دانت اور مشک اور افریقه کے اطراف شرقیه سے سونا هاتهي دانت کهربا اور لونڈي غلام اور مصر سے چاول شکر اور زیت اور هندوستان سے السي اور روئي اور برشام سے صابون بلاد عرب میں لیجاتے

ھیں اور یہہ سب اشیاے تجارت بڑے بڑے جنگلوں میں اونٹوں پر چاپایا کرتي ھیں چند سال سے جو راستہ ھندوستان کا اسکندریہ مصر سوئیس اور عدن پر سے ھوکر کھلا ھوا ھی اکثر سیاح اور سوداگر بعوض راس امید کے اسي راہ سے آیا جایا کرتے ھیں کیونکہ وہ راہ بحر احمر میں جاتي ھی بباعث کثرت پتھروں کے کہ جن سے کشتي اور جہاز توٹ جاتے ھیں مخطور ھی اور ایسي خراب دھاریں جنکي مار دھاڑ سے جہاز کہیں کا کہیں چلا جاتا ھی *

بحر احمر شمال کي طرف دو خلیجوں میں منقسم ھی بطرف مشرق خلیج عقبہ اور بجانب جنوب خلیج سوئیس اور اُس گوشہ میں جہاں یہہ دونوں ملي ھیں طورسینا اور جبل حوریب واقعٔ ھی جس جگہہ اللہ جلشانہ نے بني اسرائیل کے واسطے بواسطۂ حضرت موسی کے شریعت نازل فرمائي تھي — یہہ پہاڑ درحقیقت دوپہاڑوں سے ملا ھوا ھی ایک جبل یہودیہ ھی جو شمال شرقي کي طرف جنوب سے مغرب کي طرف لنبا چلا گیا ھی — دوسرا راس خلیج سوئیس کي طرف سے آیا ھي اور جہاں یہہ دونوں ملے ھیں وھاں کئي ٹیلے ھیں ھر ایک ٹیلہ کا نام عربوں کے ھاں مقرر ھی چنانچہ جبل فیران جسکا اصلي نام سفر تکوین کے (ص ۲۱) اور تثنیہ کے (ص ۳۳) میں فاران لکھا ھوا ھی اور جبل موسی اور جبل فریع اور جبل کاترینا وغیرہ ھیں — طورسینا في زماننا جبل موسی کے نام سے معروف ھی اِس پر طائفہ روم کا ایک دیر بنا ھوا ھی یہہ نہایت قلب جگہہ ھی کوئي راستہ اسپر چڑھنے کا تھیں ھی بجز ایک دروازہ کے جو زمین سے ۲۸ فت بلند ھی یہہ دیر عرض شمالي سے (۲۸°۳۲'۵۵") اور طول شرقي سے (۳۳°۵۸'۱۸") میں واقع ھی بلندي اس کي باعتبار سطح سمندر کے سات ھزار پانسو فت ھی — اور جبل کاترین (۸۶۰۰) قدم بلند ھی — اور جبل موسی سے راس محمد تک جہاں بحر احمر سے دو خلیجیں نکلي ھیں ایک سلسلہ پہاڑ کا ھی جسکا نام جبل طرفا ھی اور اس سلسلہ

کي چوٹیاں خلیج قبه کے قریب جو مغرب کي طرف هی مختلف الارتفاع هیں آٹهه سو سے دو هزار قدم تک بلند اِس اطراف میں ریشم کے کیڑوں کي مانند کیڑے هوتے هیں جهاؤ کے درخت کا پوست کهاتے هیں اور اُن سے ایک قسم کا گوند جسے منّاه کهتے هیں نکلتا هی مزا اُس کا میٹها هوتا هی طائفه روم کے پادري اُسے جمع کرکے بیچتے هیں تنغبه میں جبل موسی اور حدود فلسطین کے درمیاں بدوؤں کے کئي قبیلے هیں چنانچه صوالحه سعیدیه عوارمه علیقات مزینه بني سلیمان اور تیاهه وغیره *

راس خلیج پر داخل بحر میں ایله ایک شهر فی زماننا ویران پڑا هی حبش اور عرب یمن کے بیچ میں یهاں لڑائي هوئي تهي فونواس حمیري پادشاه یمن عرب جو حبش کي قید میں تها لڑائي سے پهلے بحر میں کود کر ڈوب مرا یهه شهر وادي عرب کے کناره پر هی وادي مذکور ایله سے بحیرهٔ لوط تک اور شرقاً جبل شراه تک وسیع هی اس کا ذکر پهلے مذکور هوچکا هی *

اس جبل شراه سے کرک کیطرف ایله کي نصف مسافت کي مانند جبل هارون هی جهاں هارون حضرت موسی کے بهائي مدفون هیں یهه حال سفر عدد کے (ص ۲۰ عــ ۲۲ سے عــ ۲۸ تک) لکها هی *

اس سے مشرق کي طرف وادي موسی هی شهر بترا قدیم یهیں تها جسکو یوناني اور روماني قصبه عربیه صخریه کهتے تهے — قلعه عقبه اب کچهه قابل اعتماد نهیں هی مگر حجاج مصر کي فرودگاه هی اور اُس کو عقبه ایله کهتے هیں کیونکه اور قلعے بهي عقبه کے نام سے مشهور هیں جیسے عقبه فردق وغیره *

بلاد عرب کے مشهور شهروں کا بیان

اِن بلاد کے مشهور شهروں میں سے شهر مکه هی جو حجاز میں داخل هی اور یهه ایسے وادي میں واقع هی جو پهاڑوں کے بیچ میں هی

کشتکاري وغیرہ یہاں کچھہ نہیں ہوتي طول اِس شہر کا شمال سے جنوب تک قریب دو میل کے ہی اور عرض اُس کا (دامن جبل ابي قبیس سے جو اُسکے اوپر مشرق کیطرف سے مشرف ہی راس جبل قعیقعان تک جو اُس کے غربي طرف سے مشرف ہی ایک میل ہی) اِس شہر میں کوئي پاني کا چشمہ بجز چاہ زمزم کے نہیں ہی † مگر اس پاني کا بسبب زخموں اور پھوڑیوں کے دھوئے جانے کے پینے کے قابل نہیں ہی شریف ادریسي سے منقول ہی کہ خلیفہ مقتدر باللہ بنبے کي راہ بہت دور سے اس میں پاني لایا تھا اِس شہر میں ایک مسجد حرام ہی کعبہ اُس کے بیچ میں ہی اندرون مکہ کو بکہ کہتے ہیں اور وجہہ تسمیہ اس کي یہہ ہی کہ بکہ بمعني اژدحام کے ہی چونکہ اژدحام خلایق وہاں بہت ہوتا ہی اِس سبب سے اُس کو بکہ کے نام سے نامزد کیا اہل مکہ حاجیوں سے تجارت کرکے اپني گذر اوقات کرتے ہیں باشندے اس شہر کے پچیس ہزار کے قریب ہیں *

مکہ سے مغرب کي طرف بحر احمر کے کنارہ پر شہر جدہ ہی یہہ مکہ کا فرضہ ہی اور وہ (۳۹°۶٬۷) طول شرقي میں (۲۱°۳۳٬۳۳٬۱۳) عرض شمالي میں واقع ہی گرد اِس کے شہر پناہ ہی باشندے اِس کے اہل ہند اور یمن اور مصر و شام اور مغرب اور بلاد ترک سب بارہ ہزار کے قریب ہیں اور یہہ چشمے کا پاني پیتے ہیں قہوہ اور اشیاے ہند کي تجارت اہل فرنگ اور اہل مکہ و مدینہ سے کیا کرتے ہیں مکہ کے مقامات مشہور میں سے صفا اور مروہ ہیں جو جبل ابي قبیس کے متصل ہی اور وادي منی اور جبال عرفات اور مزدلفہ جسکو جمع بھي کہتے ہیں اور بطن محسر وغیرہ اور مکہ سے جانب جنوب جبل ثور ہی اسمیں ایک غار مشہور ہی اور ثبیر بھي ایک پہاڑ ہی جو منی اور مزدلفہ

---

† مکہ میں ایک کنوا نہیں بلکہ دو چار کنوئیں ہیں موافق کتاب نادیدہ بیاں کرتا ہی ســ مولوي فیض الحسن

سے نظر آتا ہی مکہ کے قریب اَور کئی پہاڑ ہیں کہ وہ بھی سوائے جبل مذکور کے ثبیر کے نام سے موسوم ہیں چنانچہ ثبیرالزنج ثبیرالاعرج ثبیرالخضرا ثبیرالنضع ثبیر غیناء اور ثبیر احدب جسے اثیر بھی کہتے ہیں اور ثبیر ایک چشمہ کا نام بھی ہی بلاد مدینہ میں واقع ہی *

اور مکہ سے شمال مغرب کی طرف حدیبیہ ایک قریہ ہی بعضے کہتے ہیں کہ حل میں داخل ہی اور بعضے کہتے ہیں کہ حرم میں واقع ہی *

ایلہ سے مشرق کی طرف مائل بہ جنوب شہر تبوک ہی جو مدینہ اور دمشق کے بیچ میں واقع ہی وہاں سنہ ۹۰۰ ھجری میں مسلمان اور روم کے مابین ایک بڑی لڑائی ہوئی تھی *

تبوک سے شرقاً مائل بہ شمال دومہ جندل ہی نقل ہی کہ ایک شخص مسمی اکیدر شہر دومہ کا رہنے والا جو عراق میں عین‌التمر کے قریب واقع ہی اطراف شام کے بنی کلیب کا حاکم تھا اور سیر کرتا پھرتا تھا راہ میں ایک پرانا شہر دیکھا کہ بالکل ویران ہوگیا تھا صرف کچھہ کھنڈر باقی رہ گئے تھے اور اُسمیں ایک مکان باقی تھا اُس کو جندل کہتے تھے جب کہ اکیدر اُس طرف سے لوٹا اُس ویران شہر کو پھر آباد کیا اور زیتون وغیرہ کے درخت بھی اُس میں لگائے اور دومۃالعراق سے فرق کرنے کے لیئے اُس کا نام دومۃجندل رکھا تبوک مذکورہ کی لڑائی کے سال میں خالد بن ولید نے اُسکو فتح کیا ایام جاہلیت بنی کلیب میں وہاں ایک بت ودہ نامی تھا کہ دومۃالجندل اور تبوک اور اطراف شام کے لوگ اُس کی زیارت کو جایا کرتے تھے زہیر بن حباب کلبی اور زہیر بن شریک کلبی اِس شہر کے مشہوروں میں سے ہیں *

اور حجر بکسر مہملہ و سکون جیم ایک شہر ہے دومہ جندل سے جانب جنوب شام کے حاجی یہیں آکر اُترا کرتے ہیں کہتے ہیں کہ وہ ثمود کا شہر تھا اور حجر بہ فتحتین قطعہ یمامہ میں شہر یمامہ کے قریب

واقع ھی بني حنیفہ اور بعض اھل مصر یہاں آکر اُتر تے ھیں اور بني حنیفہ بکر بن وائل کي اولاد میں سے ھیں جنمیں سے ایک شخص مسیلمہ کذاب ھوا تھا جو نبوت کا دعوی کرتا تھا اور عرب مستعربہقبیلہ ربیعہ الفرس میں سے ھیں جنمیں کے امام حریري مصنف کتاب مقامات حریري مشہور ھیں امام مذکور قریہ مشان میں رھتے تھے حجر مذکور میں بہت لوگوں کي قبریں ھیں جو مسیلمہ کذاب کي لڑائي میں بدور خلافت ابوبکر صدیق مارے گئے تھے *

بلاد عرب میں کئي مقام کے نام سے موسوم ھیں چنانچہ حجر اشدہ اور حجر بني سلیم دیار بني عقیل میں اور حجر دوس جہاں دوس اور کنانہ میں لڑائي ھوئي تھي *

دوسرے ایک جنگل بھي بلاد عذرہ اور غطفان میں اور یمن میں بھي کوئي مقام اِسي نام سے مشہور ھی *

حجر سے مشرق کي طرف تیما ایک قصبہ ھی جسمیں ایک قلعہ ھی قلعہ تبوک سے بھي پرانا طی کي قوم اِسمیں رھتي ھی اُنکا ایک قلعہ ابلق الفرد کے نام سے معروف ھی جسے سموال بن عادیاء یہودي نے بنایا ھی *

تیما سے شمال مشرق کي طرف شہر ثعلبیہ ھی گرد اِسکے شہر پناہ ھی اور پاني یہاں بہت ھی اور یہہ حجاج عراق کي تہائي راہ میں واقع ھی اور تیما سے جنوب شرقي کي طرف فید ایک مقام ھی جو نجد کے ملک میں شمار کیا جاتا ھی اور یہہ مقام حجاج عراق کي نصف راہ میں واقع ھی وہ راہ جو آجا اور سلمی کے قریب کوفہ پر ھوکر جاتي ھی *

حجر سے بطرف مغرب مائل بجنوب بحر کے کنارہ پر مدین ھی اِسمیں ایک کنواں ھی کہتے ھیں کہ حضرت موسیٰ نے اِس سے پاني پیا تھا چنانچہ سفر خروج کے (ص ۲) میں لکھا ھی اُنہی کنوئیں کا نام

اهل عرب کے نزدیک یشعیب هی اور اِس سے جنوب شرقي کي طرف بحر کے قریب ینبع هی جہاں اولاد حسن بن علي بن ابي طالب رهتي تهي اور اِس سے ایک منزل کے فاصله پر بحر کے قریب ایک بندر هی جو اُسکا فرضه کہلاتا هی اور قریب اسکے مشرق کي طرف جبل رضوي هی اِس پہاڑ سے حجرمس یعني سنگ خارہ لوگ دور دور ملکوں کو لیجاتے هیں *

اِس سے سات منزل کے فاصله پر شہر مدینه هی جسکا نام اصل میں یثرب هی لیکن چونکه لقب اُسکا مدینه زیادہ مشہور هوگیا هی اِس لیئے وہ اِسي نام سے کہلاتا هی یہه شہر کف دست میدان میں آباد هی اِس سے بطرف شمال جبل اُحد هی اور اُس سے جانب جنوب جبل عیر کہجور کے درخت اسمیں بہت هیں زمین اِسکي سیر حاصل نہیں هی اِس لیئے اکثر اشیاے ضروري یہاں مصر سے ینبع کي راہ آتي هیں باشندے اِس کے پندرہ هزار کے قریب هیں اکثر لوگ اُس کو مدینةالرسول اور بعضے طیبه بهي کہتے هیں مدینه سے شمال کي طرف چالیس منزل کے فاصله پر خیبر هی اس میں یہودي بہت رهتے هیں یہه لوگ نہایت مکار اور بد طینت اور بے وفا هیں مگر ان میں سے سموأل بن عادیا یہودي وفاداري میں ضرب‌المثل تها کہتے هیں که اولاً عمالقه پهر بني عترہ بن اسد بن ربیعه یہاں کے حاکم تهے هوا یہاں کي نہایت خراب تهي ایک قسم کي تپ درد سر کے ساتهه جسے حمی هالب کہتے هیں اکثر پیدا هوتي تهي کہجور یہاں اِس کثرت سے هوتي هی که لوگ اُس کو دور دور لیجایا کرتے هیں *

مدینه سے جنوب شرقي کي طرف ایک رات دن کي راہ پر شہر حِجاز هی جو مدینه کا فرضه یعني درمت کہلاتا هی عبدالملک بن اِحسن چاري احول وغیرہ اُسي کي طرف منسوب هیں *

اُس سے جنوب شرقي کي طرف ايک منزل پر ايک چشمه هی جسکو بدر کهتے هيں اور اِسکے قريب ايک گانوں هی اُس کا بهي نام بدر هی جس ميں مسلمان اور اهل قريش مشرکين کے بيچ لڑائي هوئي تهي اور مسلمانوں نے فتح پائي يهه لڑائي بهت مشهور هی اُسکو بدرالقتال اور بدرالموعد بهي کهتے هيں اسود بن زبيعه بن مطلب بن نوفل قرشي جو مشرک تها اسي لڑائي ميں مارا گيا تها *

بدر سے جنوب شرقي کي طرف جحفه ايک مقام هی جو اب ويران هی اِس کے اور مکه کے بيچ ميں عسفان هی جهاں حجاج مصر اور شام ٹهرا کرتے هيں اِس کو مدرج عثمان بهي کهتے هيں *

مکه سے مشرق کي طرف جبل غزوان کے بيچ ميں طائف هی يهه مقام حجاز ميں نهايت سرد هی کيونکه کبهي کبهي برف پهاڑ کي چوٹيوں پر گرتي هی اور پاني کو جماتي هی ميوے يهاں بهت پيدا هوتے هيں اُس کے قريب باغ بهت هيں اور بباعث اُن چشموں اور ندیوں کے جو اس پهاڑ سے نکلي هيں خوب سرسبز رهتي هيں گلاب اور انگور بهت کثرت سے پيدا هوتا هی باشندے اِس کے قبيله ثقيف ميں سے هيں جسميں سے کليب بن يوسف ثقفي شام کا حاکم تها جو حجاج کے نام سے معروف تها ــــ يهه قوم قيس عيلان ميں سے هی اور بعضے کهتے هيں که اياد ميں سے اور بعضے کهتے هيں که قوم ثمود ميں سے ايام جاهليت ميں طائف ميں ايک بت اُن کا تها جسکو لات کهتے تهے *

يمامه اور تهامه کے بيچ ميں شهر عکاظ هی جسميں هر روز بازار لگتا هی اور هرسال اطراف و جوانب سے عرب لوگ وهاں جمع هوا کرتے هيں اور باهم مشاعره اور خوشياں کيا کرتے هيں اور مهينے بيس روز تک وهاں رهتے هيں *

صنعاء بلاد عرب کے مشهور شهروں ميں سے يمن کا ايک قصبه هی عرض شمالي اس کا (٢١°٥) هی کهتے هيں که يهه دمشق کي مانند هی

اور بسبب کثرت درختوں اور نہروں کے ہوا یہاں کي معتدل ہی بازار اس کا نہایت خوش قطع اور وسیع جنمیں خرید اور فروخت بہت ہوتي ہی زمانہ قدیم میں یمن کے بادشاہوں کا دارالسلطنت تھا اُن کا اُس کے قریب ایک عالیشان محل بنا ہوا ہی اُس کو غمدان کہتے ہیں ملک حبش نے بادشاہ سیف بن ذي یزن الحمیري سے اُسکو لے لیا تھا جسوقت میں کہ اُس نے یمن پر چڑھائي کي تھي *

صنعاء سے جنوب شرقي کي طرف شہر مآرب ہی جسکو شہر سباء بھي کہتے ہیں عبدالشمس سباء نے اس میں ایک دیوار بنائي تھي جسکے سبب سے بہت مدت سے سیلاب وہاں نہیں آیا تھا اس دیوار کے قریب بہت لوگوں نے مکانات بناکر بودوباش اختیار کي اتفاقاً ایک بار اِسقدر بارش ہوئي اور سیلاب آیا کہ وہ دیوار گر پڑي اور بہت مخلوق اُس کے صدمہ سے ہلاک ہوگئي اِس سیلاب کا نام سیل العرم ہی اِس کے سبب عربوں کے بہت سے قبیلے متفرق ہوگئے اِس کا ذکر پہلے بھي مذکور ہوچکا ہی *

اس کے اطراف میں پتھروں پر بخط حمیري جو حمیر بن سبا کي طرف منسوب ہی کتبے کھدے ہیں في زماننا وہ خط کوئي نہیں پڑہ سکتا بعض کہتے ہیں کہ یہہ عاد اور ثمود کے وقت کے ہیں اور حمیر کي طرف اِس سبب سے منسوب ہیں کہ حمیر نے ثمود کو یمن سے نکال دیا تھا پس وہ حجر میں جاکر رہا *

صنعاء سے شمال غربي کي طرف صعدہ ہی یہاں کے چمڑے اور دباغت اِس کي مشہور ہی لوگ تجارت کے واسطے یہاں سے اور شہروں کیطرف لیجایا کرتے ہیں *

صنعاء سے مغرب کي طرف بحر احمر کے کنارہ سے ایک منزل کے فاصلہ پر شہر زبید ہی اور اُس کا فرضہ یعني بندر علافقہ ہی جو بحر پر واقع ہی *

اس سے جانب جنوب بحر احمر کے کنارہ پر شہر مخا ہی جہاں کا
بن یعنی قہوہ مشہور ہی وہاں سے سوداگر اطراف میں لیجایا کرتے ہیں
اصل قہوہ اِسي شہر کي طرف منسوب ہی لیکن عوام‌الناس غلطي سے
مکہ کي طرف منسوب کرتے ہیں اور اُس کو قہوہ حجازي کہتے ہیں —
یہہ شہر (۲۰°۱۳′) عرض شمالي اور (۲۰°۴۳′) طول شرقي میں واقع
ہی مکانات اُس کے پختہ سنگین اور باشندے اُس کے پانچ ہزار کے
قریب ہیں *

اس سے چار منزل اور صنعاء سے چھہ منزل پر بیت‌الفقیہ ایک
مقام ہی قہوہ وہیں پیدا ہوتا ہی ہر چار طرف سوداگر وہاں آتے ہیں
اور بن خرید کر لیجاتے ہیں *

بحر ہند کے کنارہ پر شہر عدن ہی یہہ شہر جہازوں کي لنگر گاہ ہی
پہلے یہاں کي تجارت بڑي مشہور تھي لیکن اب اعتبار کے قابل نہیں
رہي اس کے گردنواح کي زمین خشک خراب بھوز کي طرح کي ہی
اب یہہ شہر اہل فرنگ کے ماتحت ہی اُن کے جہاز ہندوستان سے
سوئیس کو اِسي راہ سے جاتے آتے ہیں *

جزیرہ سقوطرہ بھي یمن کے تابع ہی جہاں کا صبر سقوطري یعني
ایلوا مشہور ہی اور یہہ سب شہر شاہ یمن کے ماتحت ہیں جو بڑا
بادشاہ مستقل بنفسہ ہی *

شہر مسقط بلاد عمان کا قصبہ ہی باشندے اس کے ایک لاکھہ کے
قریب ہیں *

احساء بلاد بحرین کا ایک قصبہ ہی جسمیں نہریں بہت ہیں اور
چشمے گرم پاني کے وہاں جاري ہیں غوطہ دمشق کے قریب کھجور کے
درخت بہت کثرت سے ہیں کہ لوگ یہاں سے کھجور یمامہ کیطرف لیجاتے
ہیں اور گیہوں سے مبادلہ کر لاتے ہیں *

احساء سے شمال کي طرف خليج عجم کے کنارہ پر قطيف ايک مقام هی جهاں بحر سے موتي نکالے جاتے هيں اس ميں بهي کهجور کے درخت بہت هيں احساء ميں اور اُس ميں دو منزل کا فاصلہ هی اور بصرہ سے چهہ منزل کا اور کاظمہ سے چار منزل کا اُس کے قريب خليج عجم ميں بحرين کے کئي جزيرے هيں وهاں ايسے موتي نکلتے هيں کہ اُس کي مانند تمام دنيا ميں کہيں نہيں هوتے *

کاظمہ شہر ايلہ سے جانب جنوب خليج عجم کے کنارہ پر واقع هی بعضے اس کو عراق ميں جانتے هيں *

قصبہ احسا سے بطرف جنوب مائل بغروب شہر يمامہ هی يہہ شہر بہت بڑا هی نہريں اور کهجور کے درخت اس ميں بهي بہت هيں قريب اس کے ايک وادي هی جسکو خرج کہتے هيں اس وادي ميں بہت گانوں آباد هيں گيہوں اور جو خوب پيدا هوتا هی يہہ شہر مسيلمہ کذاب کا هی جو بني حنيفہ ميں سے تها جسکا ذکر پہلے مذکور هوا *

اور بلاد عرب کے قديم شہروں ميں سے مہجم ايک شہر هی جو زبيد سے شمال شرقي کي طرف واقع هی اس ميں اور صنعاء ميں چهہ منزل کا فاصلہ هی *

اور سر زمين زبيد ميں جانب جنوب حصن نغر ايک قلعہ پہاڑ کي چوٹي پر هی يمن کے بادشاہ اِسي قلعہ ميں رها کرتے تهے *

صنعاء سے مشرق کي طرف جون کے کنارہ پر داخل بحر ميں شہر ظفار هی يہہ بلاد شحر کا ايک قصبہ هی جہاں هندوستان کے درخت مثل کهوپرہ اور پان وغيرہ کے بہت هوتے هيں اور هندوستان سے وهاں اشياے تجارت بهي جايا کرتي هيں *

ظفار سے شمال کي طرف رمال الاحقاف هی جو بلاد عاد ميں سے هی *

صعدہ کے شمالی طرف صنعاء سے دس منزل پر یمن کے شمالی پہاڑوں پر شہر بحران واقع ہی جو ہمدان بن کہلان بن سباء کی جاگیر میں تھا ایام جاہلیت میں اُن کا وہاں ایک بت تھا جسکو یعوق کہتے تھے *

اہل عرب کے اشعار میں پہاڑوں اور وادیوں اور باغوں کے نام بہت لکھے ہوئے ہیں جہاں وہ جاکر اوترتے اُسی کا ایک نام رکھہ دیتے پھر اُس کو کسی کے نام سے منسوب کردیتے مثلاً برقاء جندب برقاء شملیل اور برقاءالاجدین وغیرہ کہ قریب سولہہ ناموں کے برقاء کے نام پر ہیں اور علی ہذالقیاس برقہ کے نام پر قریب نوے مقاموں کے نام ہیں چنانچہ برقہ ثہدی برقہ احواذ اور برقہ اجداد وغیرہ اور ایسے ہی لفظ ذی پر جیسے ذی سلم ذی الغضا ذی قار اور ذی طلوع وغیرہ اور ایسے ہی لفظ ذات پر چنانچہ ذات الشیح ذات حرمل اور ذات عرق وغیرہ اور لفظ بطن پر چنانچہ بطن انف بطن مرد بطن آباد اور بطن العحر وغیرہ کہ قریب بیس مقام کے اسی نام سے ہیں لیکن اب اہل عرب میں اگلی سی فصاحت نہیں رہی اِس لیئے بہت سے مقامات کے نام بہی بہول بہال گئے ہیں *

پانچویں فصل

بلاد فارس غربی یعنی مملکت ایران کے بیان میں

جاننا چاہیئے کہ بلاد عجم فی زماننا تین ملکوں میں منقسم ہی ایران افغانستان اور بلوچستان *

ایران کو فارس بہی کہتے ہیں پس مملکت ایران افغانستان اور بلوچستان سے مغرب کی طرف ہی اگرچہ فارس ایک ضلع ہی اضلاع مملکت ایران میں سے لیکن اُس ضلع کے نام سے تمام مملکت کو بلاد فارس کہتے ہیں یہہ مملکت ان حدود اربعہ کے ساتھہ محدود ہی *

شمالاً کچھه حصه ارمینیه اور گرجستان کا اور بحر خزر اور کچھه بلاد تاتار جو مملکت مستقل هی *

شرقاً افغانستان اور بلوچستان *

جنوباً بحر هند اور خلیج فارس *

غرباً خلیج فارس اور عراق عرب اور کردستان اور کچھه حصه الجزیرے کا *

رقبه اسکا پانچ لاکھه میل مربع هی اور باشندے اسکے ایک کرور بیس لاکھه کے قریب هیں ــــ یهه مملکت آتھه ضلعوں میں منقسم هی *

اول آذربیجان جو ارمینیه گرجستان اور الجزیرے کے قریب هی *

دوسرا گیلان جسکو گیل بهي کہتے هیں اور یهه مابین آذربیجان اور بحر خزر کے واقع هی آذربیجان بطرف مغرب اور بحر خزر بطرف مشرق *

تیسرا مازندران جو گیلان سے مشرق کي طرف هی اور بحر خزر سے جانب جنوب *

چوتھا بلاد جبل اسکو عراق عجم بهي کہتے هیں یهه آذربیجان اور مازندران سے جنوب کي طرف واقع هی *

پانچواں خوزستان جو عراق عرب کے مشرق کي طرف واقع هی *

چھتا فارس هی یهه خلیج فارس سے شمال مشرق کي طرف هی *

ساتواں کرمان جو فارس سے مغرب کي طرف هی اور بلوچستان اور افغانستان سے مشرق کي طرف اور کچھه خلیج فارس اور کچھه بحر هند کے قریب هی *

آتھواں خراسان جو شمالاً بلاد تاتار سے اور شرقاً افغانستان اور جنوباً کرمان اور غرباً فارس اور بلاد جبل اور مازندران سے محدود هی *

خوزستان زمانہ قدیم میں مملکت بابل کا ایک حصہ تھا اور فارس مملکت خود مستقل تھي اور حصہ شمالیہ مملکت آثور کے ماتحت تھا پھر مستقل ھوکر قوي ھوگئي اِس مملکت کو مملکت مادي کہتے تھے بادشاہ فارس نے بادشاہ مادي کي لڑکي سے شادي کي اُس سے سنہ ۵۸۰ قبل از حضرت مسیح کے ملک فورس پیدا ھوا جو خسرو کے نام سے معروف ھی جسنے فارس اور مادي کو ایک مملکت کرلي سنہ ۳۳۰ قبل مسیح تک جب تک کہ سکندر نے داریوس پرفتح پائي یہہ دونوں ایک ھي مملکت رھي بعد وفات سکندر کے یہہ بلاد سلوقس میں ھوگئي پھر قبیلہ فرثیین حاکم ھوئے اور اُنھوں نے دوسري حکومت قایم کي اور روم کو بلاد فارس اور مادي سے نکالدیا اور یہہ سلطنت بعد سنہ ۲۶۰ ع کے فارسیوں میں ساساني بادشاہ ھوئے اور یہہ منسوب ھیں ساسان کي طرف جو بلاد خراسان کا ایک ضلع ھی اِس مملکت کے بادشاہ کسراے عجم کہلاتے تھے اُس زمانہ میں مابین شاہ ایران اور سلطان روم کے لڑائي ھوا کرتي تھي کبھي یہہ غالب ھوتے اور کبھي وہ آخرش مسلمانوں نے فتح پائي پہلي لڑائي قادسیہ کوفہ کے قریب ھوئي تھي جو عراق عرب سے مغرب کي طرف ھی بعدہ یہہ سلطنت تا قائم ھونے دولت سلجوقیہ کے سنہ ۱۰۵۵ ع تک خلفاء کے ماتحت رھي لیکن درمیان میں سلاطین سامانیہ نے قبل از قیام دولہ سلجوقیہ کے ماوراءالنہر کو لےلیا تھا اِس لیئے دولت اسماعیلیہ قوي ھوگئي تھي بعدہ تاتاریوں کا جمیع بلاد پر تسلط ھوگیا اب بھي اُسي خاندان کي سلطنت ھی اور مسکوب یعني روس نے بھي اس مملکت میں سے کئي ملک وسیع جھات گرجستان اور اطراف شمالي آذربیجان وغیرہ میں سے دبا لیئے اِس لیئے یہہ مملکت نسبت سابق کے کم رہ گئي *

زمین اِس مملکت کي بہ نسبت سطح سمندر کے بہت بلند ھی اور پہاڑ اور وادیاں اور دشت بھي اِسمیں بہت ھیں اسکے سلسلہ جبال

میں سے ایک وہ سلسلہ هی جو گیلان اور مازندران میں واقع هی اور سلسلہ کوہ کردستان جو جنوب شرقی کی طرف سے شروع هوکر خوزستان اور فارس اور کرمان پر سے هوتا هوا چلا گیا هی اور سلسلہ جبال عراق عجم وغیرہ بھي اُسي سلسلہ کا تکڑا هی اور ایسے هي اِس ملک میں جنگل اور صحرا بھي بڑے بڑے وسیع هیں زمین اُنکي شور ریتیلي هی ازانجملہ صحراے رمل اسود هی جو خراسان سے شمال شرقي کي طرف واقع هی اور صحراے خراسان جو صحراے کرمان کے متصل هی — رقبہ ان دونوں صحراؤں کا ایک لاکهہ چالیس هزار میل مربع هی اِنکے اتنے طول طویل هونے سے کوئي اُنکے بیچمیں هوکر نہیں گذرسکتا ایک ملک سے دوسرے ملک کے جانے والے آسکے گرد پهرکر بڑي مشقت سے جایا کرتے هیں اِس صحراء میں نمکین بحیرے بھي کئي ایک هیں ازانجملہ ایک بحیرہ ارمیہ هی جو آذربیجان سے شمال غربي کي طرف واقع هی طول اِس بحیرے کا نوے میل اور عرض بتیس میل هی مگر عمق یعني گہرائي اسکي چار هاتهہ سے زیادہ نہیں هی — وہ پہاڑ جو اسکے گرد و نواح میں هیں اُنمیں سے قریب چودہ ندیوں کے نکلکر اِس بحیرہ میں آکر ملي هیں اُس مقام پر اِس بحیرہ کا پاني بھي بتیس فٹ کے قریب اونچا اُٹهتا هی کہتے هیں کہ اسکا پاني بحیرہ لوط کي مانند کهارا اور کڑوا هی مچهلیاں اسمیں زندہ نہیں رہ سکتیں اُس مقام کو بحیرہ تلا کہتے هیں *

فارس سے مشرق کي طرف ایک اَور بحیرہ هی طول اُسکا ساٹهہ میل هی علاوہ انکے اور کئي بحیرے هیں جیسے بحیرہ شیراز وغیرہ مگر اُنکے ذکر کي کچهہ حاجت نہیں هی *

بحیرہ ارمیہ کے قریب ایک ایسا حوض هی کہ پاني اُسمیں کچهہ مدت تک رهنے سے پتهر هو جاتا هی اور اُس پتهر کو رخام تبریزي کہتے

هیں مگر اُسمیں سے بجز شاہ ایران کے یا جسکے واسطے کہ اِجازت ہو کوئي اؤر لے نہیں سکتا *

بیان رودھاے بلاد ایران

اِس بلاد کي ندیوں میں سے ایک رود قزل‌اوزان هی جو جبل عراق عجم میں سے نکلي هی اور شمال کي طرف بہتي هی پھر مشرق کي طرف پھرکر بحر خزر میں گرتي هی طول اِسکا اینچ پیچ کے سمیت چار سو میل هی *

رود قرصو اسکو اهل عرب نہر هود اور دجلہ احواز کہتے هیں یہہ بھي جبل عراق عجم میں سے نکلي هی اور جبال خوزستان میں سے گذرکر دجلہ میں جاکر گرتي هی *

رود نہاوند یہہ بھي جبل عراق عجم میں سے نکلکر جانب جنوب مائل بغروب بہتي هوئي بصرہ کے اوپر فرات میں جاکر ملي هی *

رود طاب شیراز مغرب کي طرف کے ایک پہاڑ سے نکلکر خلیج فارس میں جاملي هی طول اسکا ۱۸۰ میل هی *

رود قارون بلاد خوزستان میں سے گذرتي هوئي راس خلیج فارس میں چھہ مہانہ کے ذریعہ سے ملي هی — یہہ ندي دو ندیوں سے مجتمع هی ایک مغرب کي طرف سے آئي هی جسکا اشارہ نبوت دانیال کے (ص ۸ عـــ ۲) میں لکھا هی یاب سوسان قصبہ عیلان پر بہتي هی *

جو ندیاں کہ بحر خزر میں ملي هیں بہ سبب قریب هونے پہاڑوں کے کنارہ بحر سے بہت چھوٹي هیں اور وسط بلاد میں بہت سي ندیاں هیں جو بحروں میں گرتی هیں *

بیان هواے مملکت ایران

هوا یہاں کي اکثر مختلف هی اطراف بحر خزر میں سے نہایت مرطوب کہ اگر کیسي هي گرمي هو لیکن تھوڑي سردي سے بدرجہ کمال سرد هوجاتي هی اِسي سبب سے اُن اطراف میں موض

نقرس اور استسقا اور امراض عین بہت لاحق ہوتے ہیں اور جہات
متوسطہ میں بباعث بلندي اُس مقام کے فصل شتا میں سردي بہت
ہوتي ہی چونکہ اِسمیں صحرا بہت ہیں اِس سبب سے ایام صیف
میں گرمي بھي نہایت ہوتي ہی یہاں تک کہ شہر کے باشندے مارے
گرمي کے شہر چھوڑ کر کسي اَوْر طرف کو چلے جاتے ہیں اور آخر ایام
گرما اطراف اصفہان میں تپ بہت عارض ہوتي ہی لیکن ہمدان
اور شیراز کي ہوا بہ نسبت تمام مملکت ایران کے اچھي ہی اور اطراف
خلیج فارس اور بحر ہند کي ہوا بہت گرم ہی اور اکثر وہاں لو
چلتي رہتي ہی *

بیان زمین مملکت ایران

اکثر زمین اِس مملکت کي سیر حاصل نہیں اور اطراف اصفہان اور
ہمدان اور شیراز میں دشت پر فضا اور سبزہ و نباتات وہاں کے جو
ندیوں کي بدولت سرسبز و سیراب رہتي ہیں نہایت فرحت افزا
ہیں — زمین آذربیجان کي اچھي ہی اور علیٰہذاالقیاس شمالي
خراسان کي بھي — اِن بلاد میں اکثر میوجات جیسے انجیر انار
زردآلو بادام خرما دراقن اورانواع و اقسام کے خربزے اور تربوز بھي
اور انگور ہوتے ہیں کہتے ہیں کہ یہاں خربزہ بیس قسم کا ہوتا ہی اور
انگور چودہ قسم کا خرما یہاں کا مشہور ہی *

حاصلات یہاں کي بھنگ تمباکو افیون تل ریوند ترنگبین
زعفران روئي مصطکي اور بعض قسم کے گوند خوشبودار ہیں — گیلان
اور مازندران میں باغ بہت ہیں اور اُنکے قریب کے پہاڑوں سے جو ندیاں
نکلي ہیں اُن سے اُنمیں پاني پہونچتا ہی لیموں چنبیلي اور شہتوت
بہت ہوتے ہیں گیلان کے باشندے حریر کي تجارت کي بدولت غني ہیں
مگر مازندران میں حریر بہت کم ہی *

بیان حیوانات اور معدنیات بلاد ایران

گھوڑا یہاں کا عربی ترکی اور ھجنی سے بھی اچھا ھوتا ھی باشندے یہاں کے خچر اور گدھے بہت پالتے ھیں گائیں وہاں کی چھوٹی ھوتی ھیں مگر بکریاں بڑی بڑی اطراف کرمان کی بکریوں کا اون بہت عمدہ ھوتا ھی چنانچہ کشمیری دوشالوں کی مانند اُسکے دوشالے بُنے جاتے ھیں جنگل میں یہاں کے گورخر بھیڑیا چیتا لومڑی اور سوئر وغیرہ بہت ھیں اطراف بحر خزر میں بلی ھوتی ھی بہت عظیم الجثہ اور یہاں کے بیابانوں میں ھرن اور کئی طرح کے پرندے اکثر ھیں بحر خزر اور انہار مازندران اور خلیج عجم میں مچھلیاں بہت ھیں *

اِس ملک میں نمک بہت ھوتا ھی بلکہ بباعث شوریت کے اکثر زمین اسکی خراب پڑی ھی — تانبا جبال کرمان اور مازندران میں رانگہ اور گندھک کرمان اور فارس میں لوھا آذربیجان میں رانگہ چاندی تانبا اور فیروزہ اُن پہاڑوں میں جو بحر خزر کے گرد و نواح میں ھیں سنگ رخام (یعنی سنگ مرمر) طراف ھمدان میں نفط شیراز اور بوشہر میں ھوتا ھی *

کرمان میں ایک جگہہ غار ھی کہ اُس سے ایک قسم کا تیل ٹپکتا ھی اُسکو مومیائی کہتے ھیں یہہ غار ھمیشہ بند رھتا ھی سال بھر میں ایک مرتبہ کھولا جاتا ھی اور جسقدر کہ اُسمیں سرخ رنگ مانند دانہ انار کے ٹپکا ھوتا ھی اُسپر مہر لگاکر خزانہ شاھی میں رکھا جاتا ھی جمیع امراض کے واسطے وہ مانند تریاق کے ھی اور سونے سے بھی زیادہ قیمتی ھی اور مومیائی خراسان میں بھی بعض بعض مقامات میں دستیاب ھوتی ھی *

بیان مصنوعات مملکت ایران

حریر اور مخمل مشہد اور اصفہان اور تبریز میں بُنا جاتا ھی اور دری قالین اور شالیں وغیرہ کرمان خراسان اور آذربیجان میں

اور زین وغیرہ ہمدان میں اور زرین کپڑا کاشان اور اصفہان میں اور باقی سوتی کپڑے کئی جگہہ بنے جاتے ہیں ہتیار لوہے اور فولاد کے شیراز میں بنتے ہیں شراب شیراز کی بہت عمدہ ہوتی ہی نیل اور ریشم اور شکر روس اور ہندوستان سے اور بکری کے چمڑے بخارا سے اور بن یعنی قہوہ بلاد عرب سے لوگ وہاں تجارت کے واسطے لیجاتے ہیں *

احکام یہاں کے حکومت شاہی کے طور پر ہیں اکثر لشکر وہاں کا غیر منتظم ہی سوا دو ہزار پیادہ اور نو ہزار چار سو سواروں کے کہ اطراف آذربیجان میں روس کے مقابل میں ہیں اور باقی جو قریب تیس ہزار کے ہی سب غیر منتظم آمدنی سالانہ اِس مملکت کی زر اراضی اور خراج اور جزیہ سب ملا کے بیس کرور کے قریب ہوگی *

باشندے ان بلاد کے مجوسی یعنی فارسی آتش پرست اور تاتاری ترک اور اکراد مختلف الاصول ہیں مگر اب اہل اسلام میں سے شیعہ بہت ہیں اور کچھہ صوفی مذہب اصل باشندے یہاں کے مجوسی جو مذہب زردشت کے پیرو تھے کچھہ انمیں کے اطراف یزد میں خراسان کے جنوب قریب چار سو کے باقی ہیں جنکا پہاڑ پر آتشکدہ بنا ہوا ہی اُسمیں آگ کو محفوظ رکھتے ہیں اِس بلاد میں نصاری قوم ارمن نساطرہ اور یعاقبہ بھی ہیں اور اکثر نساطرہ آذربیجان میں اور اطراف ارمیہ اور جبال کردستان میں رہتے ہیں *

یہاں کے شاعروں میں سے حافظ شیرازی اور سعدی شیرازی اور فردوسی طوسی اور کشاجم مشہور ہیں بعض بادشاہوں نے علم کے منتشر کرنے میں بہت کوشش کی چنانچہ سلطان ہلاکو خاں نے مراغہ میں (جو توابعات آذربیجان میں سے ہی) ایک رصد بنوائی تھی جسپر نصیرالدین طوسی مشہور معروف فاضل کو مقرر کیا تھا اور طوسی طوس کی طرف منسوب ہی جو بخارا کا ایک قریہ ہی سیوطی نے کتاب النسب میں لکھا ہی کہ امام محمد غزالی بھی یہیں کے تھے *

ملک ایران کے شہروں کا بیان

آذربیجان سے شمال غربي کي طرف شہر خوے هی یہاں کا دیبا جو ایک قسم کا ریشمي کپڑا هی بہت مشہور هی باشندے اسکے پچیس هزار کے قریب هیں *

اِس سے جانب جنوب اور بحیرہ ارمیہ سے بطرف مغرب ایک منزل کے فاصلہ پر شہر ارمیہ هی اور گرد اسکے جبال نساطرہ هیں اِس شہر کے باشندوں میں سے اکثر عیسائي هوگئے هیں کہتے هیں کہ زردشت جو مجوسیوں کا پیغمبر هی اِسي شہر کا تہا باشندے اسکے دوهزار کے قریب هیں *

بحیرہ ارمیہ سے مشرق کي طرف شہر مراغہ هی باغات اسمیں بہت هیں سلطان هلاکوخاں نے بعد فتحیابي کے اسماعیلیہ پر اِسي شہر میں بود و باش اختیار کي تہي باشندے اسکے پندرہ هزار کے قریب هیں اکثر اهل فن اِس شہر کي طرف منسوب هیں — منقول هی کہ زمانہ سابق میں یہہ ایک گانوں تہا وهاں لید گوبر بہت پڑا رهتا تہا اور گدهے چارپائے لوٹا کرتے تہے ایک وقت بادشاہ مروان بن محمد کا اُسپر گذر هوا اسنے وهاں شہر آباد کرکے اُسکا نام مراغہ (یعني گدهے لوٹنیکي جگہہ) رکہا — یہاں ایک ٹیلے پر هلاکوخاں مذکور کا مرصد بنا هوا هی جسکے متولي نصیرالدین طوسي اور اُنکے معاون موئدالدین عرضي اور محي الدین مغربي تہے *

آذربیجان سے مشرق کي طرف اُس پہاڑ کے قریب جو اردبیل اور گیلان میں فاصل هی شہر اردبیل آباد هی یہہ زمانہ قدیم میں آذربیجان کے بڑے شہروں میں سے تہا اُس کے قریب ایک بلند پہاڑ سیلان هی برف اس پر همیشہ جمي رهتي هی *

اس سے جانب جنوب مائل بغروب شہر میانہ هی جسکو میانج بهي کہتے هیں اِس کي طرف بهي اکثر علماء اور فقہاء منسوب هیں *

مراغه سے بطرف شمال (۴۶‘‘۱۷‘۵/۳۷) طول شرقي اور (۱۰‘‘۵‘۵/۳۸) عرض شمالي میں شہر تبریز هی بلاد عجم کے شہروں میں سے یہہ شہر دولت اور تجارت میں مشہور تها ۲۵۰ مسجدیں اور بہت سے مدرسے اور مکتب اس میں آباد تهے لیکن اب متواتر لڑائیوں کے ہونے سے اُس عظمت پر نہیں رها هی اکثر علماء جیسے امام ابوذکریا یحیي تبریزي شارح دیوان حماسه اِس کي طرف منسوب هیں وهاں ایک غوطه نہایت اچها بنا هی *

همدان کے قریب بلاد جبل میں ایک مقام هی ماوشان جو بہت سرسبز اور سیراب هی *

شہر قم یہہ شہر (۵۰‘۲۹) طول شرقي اور (۵/۳۴‘۳۵) عرض شمالي میں واقع هی کہتے هیں که یہہ شہر سنه ۸۲ هجري میں آباد هوا اس میں سات گانؤں تهے قریب قریب پس سب ملکر ایک شہر آباد هوگیا اس میں پسته اور بُندق وغیره بہت پیدا هوتا هی اور یہه پہاڑوں کے بیچ میں ایک اچهي مرغزار میں واقع هی *

شہر کرمان جسکو قرمیسین بهي کہتے هیں بلاد جبل سے بطرف مغرب ایک دشت آباد اور سرسبز و شاداب میں آباد هی یہه عراق عجم کے بڑے شہروں میں سے شمار کیا جاتا هی محیط اِس شہر کا قریب تین میل کے هی باشندے اس کے تخمیناً ایک لاکهه بیس هزار کے هیں اقسام میوه اور زعفران یہاں بہت پیدا هوتا هی تانبے کي توپیں اور اَوْر هتیار اور فرش اور سوتي کپڑے یہاں اکثر بُنے جاتے هیں *

بلاد جبل سے بطرف شمال اُس ندي پر جو دریاے قزل اذران میں گرتي هی حد آذربیجان پر شہر زنجان آباد هی باشندے اس کے دس هزار کے قریب هیں *

بلاد جبل کے وسط میں دامن کوه الوند پر شہر همدان واقع هی اس میں نہریں اور باغ باڑیاں بہت هیں کہتے هیں که زمانه قدیم میں

اُس کا نام اکتیانا تھا یہہ بہت بڑا شہر تھا سات شہر پناہ ہیں اس میں تھیں گردا گرد ایک دوسرے کے کہ ہرایک شہر پناہ بیرونی شہر پناہ اندرونی سے کچھہ بلند بنی ہوئی ہی باشندے اُس کے چالیس ہزار کے قریب ہیں اور چھہ سو یہودیوں کے بھی گھر ہیں یہہ لوگ گمان کرتے ہیں کہ یہاں استیر اور مرد خاے کی قبر ہی اکثر علما اور شعرا مثلاً ابن خلوف ہمدانی شاعر اور شیخ احمد بن حسین بدیع‌الزمان جو مقامات حریری والے سے پہلے تھا اس کی طرف منسوب ہیں چونکہ یہہ شہر بلاد کوہستان میں واقع ہی اِس سبب سے شاہ ایران ایام گرما میں یہاں آکر رہا کرتے تھے *

اصل دارالسلطنت یہاں کا شہر تخت جمشید ہی جسکو چہل منار بھی کہتے ہیں یہہ شیراز سے شمال کی طرف ہی اور اصفہان اور ہمدان سے جانب جنوب اکثر مکانات اِس کے شکستہ ہوگئے ہیں خصوصاً منار جو ایک بلند چبوترے پر بنے ہوئے ہیں اِس چبوترے پر چڑھنے کی ایک سو چار سیڑھیاں بنی ہوئی ہیں اور اُس پر منار بہتر بہتر فٹ بلند بنے ہوئے ہیں جنکی انتہائے بلندی سطح زمین سے ایک سو چہتر ہی اُس کی چار دیواری اور مکانات کی چھتیں بھی ٹوٹ گئی ہیں *

ہمدان سے جنوب کی طرف نہاوند ہی جو ایک پہاڑ پر واقع ہی نہریں باغ اور میوے اس میں بھی بہت ہیں حضرت عمر بن خطاب کے عہد خلافت میں مسلمانوں اور مجوسیوں میں یہاں ایک بڑی لڑائی ہوئی تھی (۳۴°۲۰′) عرض شمالی اور (۵۱°۲۲′۳۰″) طول شرقی میں اُس پہاڑ پر جو بلاد جبل اور مازندران میں فاصل ہی شہر تہران آباد ہی عجم کے پادشاہ اکثر اس میں رہا کرتے تھے مگر موسم گرما میں ہوا وہاں کی خراب ہوتی ہی اِس لیئے اِس موسم میں باہر چلے جایا کرتے تھے باشندے اِس کے قریب نوے ہزار کے ہیں *

شهر اصفهان (۳۳،،۳۹،۵۳۲) عرض شمالي اور (۳۷،،۳۳،۵۱) طول شرقي ميں واقع هى کهتے هيں که اس مقام پر دو شهر تهے ايک کا نام جي تها اور اُس کو شهر سنان بهي کهتے تهے اور دوسرا يهوديه اُسکا نام اِس سبب سے يهوديه تها که جب بخت نصر نے يهوديوں کو بابل سے نکالا اُن کے واسطے اِس مقام پر مکان بنوائے پس جي ويران هوگيا اور يهوديه باقي رها اُس کا نام اصفهان رکها گيا اور بعضے کهتے هيں که جي وه مقام هى جسميں بدعت اول ظاهر هوئي اصفهان زمانه قديم ميں دارالسلطنت تها چنانچه اب تک اس ميں مکانات سنگين نهايت عمده موجود هيں ليکن اب اُس عظمت پر نهيں رها باشندے بهي اُس کے کم قريب ساٹهه هزار کے ره گئے هيں اِس شهر کي طرف بهي اکثر عالم جيسے امام ابوالفرج علي بن حسين صاحب کتاب آغاني منسوب هيں *

اصفهان کے مشهور قريوں ميں سے قريه راوند هى اُس کي طرف بهي بعض عالم منسوب هيں *

بلاد جبل کي جانب شمال کو جسکو بلاد ديلم کهتے هيں تهران سے شمال غربي کي طرف (۱۵،،۳۳،۵۴۹) طول شرقي اور (۱۱،۵۳۶) عرض شمالي ميں شهر قزوين آباد هى اُس کو قزمين بهي کهتے هيں چنانچه اُس کے قرب کے باعث سے بعضے بحر خزر کو بحر قزمين بهي کهتے هيں زمين اُس کي بهت اچهي هى صرف بارش کے پاني سے زراعت هوتي هى باشندے اُسکے چشموں کا پاني پيتے هيں انگور کے درخت اور اَور اشجار بهت هيں اکثر علما اس کي طرف بهي منسوب هيں چنانچه شيخ محمد قزويني مصنف کتاب عجائب المخلوقات اور کتاب اثارالبلدان اور کتاب تلخيص المفتاح جو علم بيان ميں هى *

شهر قاشان يهه شهر قم سے جنوب غربي کي طرف واقع هى يهه بهت بڑا شهر هى باشندے اُس کے تيس هزار کے قريب هيں *

اب هم بترتیب صوبجات مرقومۂ بالا هر ایک صوبه کا مشهور شهر بیان کرتے هیں *

اولاً صوبه آذربیجان میں طبریز جو قسطنطنیه اور طرابزون کے قافلوں کي بهت بڑي تجارت گاه هی خصوصاً اُس میں ریشمیں کپڑے کي خرید و فروخت بهت هوتي هی اور صوبه کردستان میں کرمان شاه اور خوزستان میں وزفل اور شوستر اور فارس میں شیراز اور بندر ابو شهر میں (جو خلیج فارس پر هی) چهل منار جو دارالخلافت قدیم هی اور بعضے قدیم شهروں کے کهنڈر بهي اُس صوبه میں هیں اور صوبه لارستان میں لار اور تارون اور صوبه کرمان میں شهر کرمان اور بندر بگرون اور صوبه خراسان میں هرات جسکا حاکم پهلے خود مستقل تها اب امیر کابل کے تحت تصرف میں هی اور مشهد *

عراق عجم میں اصفهان هی جو اس مملکت کے اور شهروں کي به نسبت زیاده تر آباد هی اور تهوڑا عرصه گذرا که یهه دارالامارت اِس مملکت کا تها چنانچه باشندے اِس کے تخمیناً دو لاکهه هیں *

صوبه طهران میں طهران جو دامن کوه البرز پر واقع هی في زماننا دارلخلافت یهي هی باشندے اس کے ایک لاکهه تیس هزار کے قریب هیں لیکن موسم گرما میں بسبب خراب هونے هوا کے نصف کے قریب اور شهروں میں چلے جاتے هیں شهر یزد اور کاشان اور همدان اِسي صوبه میں واقع هیں *

صوبه جیلان میں شهر رشد که بڑي مشهور تجارت گاه هی اور لهجان *

صوبه مازندران میں شهر ساري جو اِس صوبه کي دارالامارت هی اور شهر عمول اور ابوالفرش یهه بڑي تجارت گاه اور نهایت آباد هی اور شهر مشهد یهي اسي صوبه میں هی *

صوبہ استرآباد میں شہر استرآباد جو اِس صوبہ کي دالحکومت هی چنانچہ شہر هاے رشد اور ساری اور عمول اور ابوالفرش اور استرآباد کہ بحیرہ کسپین کے جنوبي گردنواح میں واقع هیں ان میں اور روس میں بذریعہ جہازوں کے خوب خرید و فروخت هوتي هی بلکہ اکثر دخاني جہاز بھي جاري رہتے هیں *

واضح هو کہ هرایک صوبہ میں پادشاہ کي طرف سے ایک ناظم مقرر هی اِس تمامي مملکت میں سے تیس لاکھہ باشندوں کے قریب خانہ بدوش هیں باقي سب کشتاري اور پیشوں میں مشغول رہتے هیں یہہ لوگ نہایت خلیق اور خوش مزاج اور چرب لسان هرتے هیں لیکن باوصف اس کے فریبي اور دروغ گو بھي هیں اکثر شہر اِس مملکت کے بباعث غلاظت وغیرہ کے خراب هیں کل باشندے اس کے تخمیناً ایک کرور باعتبار وسعت کے بہت کم هیں اِس سبب سے کہ وسط فارس اور عراق عجم اور خراسان کي زمین سیر حاصل نہیں هی طول اس کا بارہ سو میل اور عرض پانسو میل هی کل رقبہ پانچ لاکھہ میل مربع هی *

بلاد فارس شرقي یعني افغانستان اور بلوچستان کا بیان

حدود اربعہ اِس کے یہہ هیں شمالاً کوہ پروپامیشن اور شرقاً رود سندھہ جنوباً بحر هند اور غرباً ایران بیچ میں اُس کے ریگستان هی جو ایران سے رودہ سندھہ تک چلا گیا هی *

اس سے بطرف شمال افغانستان اور جانب جنوب بلوچستان رود سندھہ اِسي ریگستان سے نکلا هی رقبہ ان دونوں ملکوں کا تین لاکھہ پچاس هزار میل مربع هی *

افغانستان کا بیان

باشندے اس کے ساتھہ لاکھہ هیں پہاڑ اِس ملک میں بہت هیں کوہ همالیہ کي ایک شاخ بھي هي اس میں سے هوکر گذري طرز حکومت

اس کي بطور طوائف الملوک کے هی صوبجات اور ریاست کا بندوبست کچھه نہیں هی هرایک گانوں اور شہر کا حاکم مستقل هی آپس میں اُن کے لڑائیاں بهي هوتي رهتي هیں لیکن سب میں سے امیر کابل بڑا حاکم هی باشندے اس ملک کے شجاعت میں مشہور هیں *

اطراف شمالي کے بڑے اور مشہور شہروں میں کابل جلال آباد اور پیشاور هیں لیکن پیشاور اب تحت حکومت سرکار گریت برٹن کے هی *

کابل سے جانب جنوب غزنین هی اس میں ایک قلعه بہت مستحکم بنا هوا هی *

غزنین سے بطرف جنوب قندهار هی اور حد غربي پر فراه نگر دارالامارة ان سب کي کابل هی اطراف جنوبي کے باشندے بباعث متصل هونے ریگستان کے خانه بدوش هیں صنعت اُن کي سواے پشمینه اور ریشم کے اور کچهه نہیں هی چونکه آب و هوا یہاں کي معتدل هی اِس سبب سے میوے کثرت سے پیدا هوتے هیں اکثر میوه فروش هینگ انگور وغیره وهاں سے لاکر هندوستان میں فروخت کرتے هیں اور دهوسے اور دوشالے بهي لاتے هیں *

باشندے کابل کے ساتهه هزار هیں اس میں بهي ایک قلعه نہایت مستحکم هی جسکا نام بالاحصار هی شہر مذکور بلند زمین پر آباد هی جو به نسبت سطح سمندر کے چهه هزار پانسو فت عموداً بلند هی بازار یہاں کا نہایت وسیع اور بہت خوش قطع آمدورفت افغانستان سے هندوستان کودو گهاتیوں کي راهسے هی ایک نام درۂ خیبر هی جسکا طول تیس میل کا هی اس سے جنوب و مشرقي درہ بولان هی جو ساتهه میل کا طویل هی کل باشندے اس کے سنت جماعت هیں اهل فارس سے بسبب تعصب مذهبي کے بہت دشمني رکهتے هیں اور یهود اور نصارے سے اسقدر تعصب نہیں کرتے هیں اور اپنے آپ کو یهودا کهتے هیں اور

کہتے ہیں کہ بخت نصر بادشاہ نے ہمکو بابل سے اِس ملک میں لاکر بسایا ہی *

ملک افغانستان کی حد شمالی پر کشمیر بلخ اور ہرات واقع ہیں اگرچہ یہہ خود مستقل ہیں لیکن تاہم کچھہ افغانستان کے ماتحت ہیں *

بلوچستان کا بیان

یہہ قطعہ صحراء مذکورہ بالا کے فاصل ہونے کے باعث افغانستان سے جدا ہی طرز حکومت اسکی افغانستان سے بھی بدتر ہی اور بطور افغانستان امیر اور خان اور سرداروں کے زیر حکومت ہی اور یہہ سات ضلعوں میں منقسم ہی کلات سراوان کچھ گنداوا جھالون لس بیلا اور مکران اور کوہستان اگرچہ ہر ایک ضلع کا خان خود مستقل ہی لیکن یہہ سب کلات کے خان کے تابع ہیں چنانچہ اِسی لحاظ سے ضلع کلات دارالخلافت اِس ملک کی تصور کیا جاتا ہی اگرچہ راہ و رسم و دین و مذہب میں مثل افغانوں کے ہیں لیکن وحشت اور خونریزی میں اُنسے بھی زیادہ ہیں اکثر باشندے اِسکے صرف بھیڑ اور اُونٹ کے پالنے اور راہ زنی کرنے اور ڈاکہ ڈالنے سے اپنی گذر اوقات کرتے ہیں اور یہہ سب دو قومیں ہیں سمت مشرق قوم براہو اور بطرف مغرب قوم بلوچ *

حاصلات اس ملک کی گھی چمڑے اُون اور بعض دوائیں اور خشک میوے وغیرہ ہیں جو شخص انسے امن چاہے اور مسلوک ہو اُس سے وفاداری اور نمک حلالی سے پیش آتے ہیں اگرچہ چوری اور جھوٹ کو معیوب جانتے ہیں لیکن بڑے قوم کے ہلاک کرنے اور شہر کے لوٹنے میں مستعد رہتے ہیں *

رقبہ اسکا ایک کرور پچاس لاکھہ میل مربع ہی اور باشندے اسکے تخمیناً بیس لاکھہ آدمی ہیں *

شہر کلات جو اسکا دارالخلافت هی ایک پہاڑ پر آباد هی اور تخمیناً آتھہ دس هزار فت بلند — باشندے اسکے بیس هزار کے قریب هیں اهل فرنگ نے سنه ۱۸۲۹ ع میں اور دوبارہ سنه ۱۸۴۱ ع میں اسکو لیا تها مگر پهر چهوڑ دیا — زمین اسکي کوهستاني هی یا جنگل اور میدان کشتکاري یہاں بہت کم هوتي هی صحراؤں میں گرمي بشدت هوتي هی *

چهتي فصل

هندوستان کے بیان میں

مملکت هندوستان سے وہ قطعه مراد هی جو شمالاً کوہ همالیہ سے جنوباً بحر هند تک اور شرقاً برم پتر سے غرباً تا رودسنده اور سلسله کوہ سلیماني تک محدود هی اور یہي سلسله کوہ سلیمان کا درمیان هندوستان اور افغانستان کے فاصل هی *

یہہ قطعه (۸° ۵۷′) عرض شمالي سے لیکر (۳۵°) درجه تک اور (۶۷°) درجے طول شرقي سے لیکر (۹۲°) درجه تک واقع هی چنانچه نہایت طول و عرض اسکا تقریبا اتهارہ سو میل هی اور رقبه ایک کرور چهیالیس لاکهه تین هزار دوسو بارہ میل مربع هی — کل باشندے اسکے تخمینا اُنیس کرور هیں *

طرز حکومت اِس مملکت کي چار طور پر هی — ایک یہہ که اکثر شہروں میں خاص نظم و نسق سرکار دولتمدار انگریز بہادر کا هی دوسرے یہہ که بعضے شہر ماتحت حکومت حکام و روساے والا مقام هیں لیکن وے رئیس تابع اور فرمان پذیر سرکار انگریز کے هیں تیسرے ممالک اسکے خود مستقل هیں چنانچه کشمیر بوتان اور نیپال — چوتهے یہہ که بعضے مقامات ماتحت حکومت غیر سرکار کے هیں جیسے چندرنگر اور گوهه که شاہ فرانس اور پورتگیز کے ماتحت هی حاصل یہہ که خاص سرکار انگلشیہ کے ماتحت حکومت کے باشندے تیرہ کرور هیں اور دوسرے رئیسوں کے ماتحت حکومت چار کرور پچاس

لاکهه — غرض که تمام مملکت میں تین خمس پر سرکار انگریز کا تصرف هی اور باقي پر اور رئیسوں کا مگر وے بهي تابع فرمان دولت انگلشیه هیں اور کل باشندوں میں سے نوعشر هندو اور ایک حصه اور اقوام مختلف مثلاً مسلمان یہود عیسائي اور فارسي وغیره هیں — هندوؤں میں سے قوم برهمن راجپوت اور سکهه زیاده تر مشہور هیں *

سلسله کوه همالیه هندوستان کے اَوْر پہاڑوں کي نسبت بہت طول اور بلند اور وسیع هی چنانچه حدود چین سے کشمیر تک برابر هزار میل لنبا هی اور اوسط بلندي اُسکي عموداً بائیس هزار فت بلکه بعض ٹیلے اِسکے عموداً پانچ میل تک بلند هیں — یهه سلسله چهه سلسلوں سے مرکب هی جو برابر برابر مشرق سے بطرف مغرب مائل بشمال چلے گئے هیں اور مابین انکے صرف گهاٹیاں فاصل هیں ازانجمله بیچمیں کا سلسله نہایت بلند اور برف کا محل هی اور اسکے دونوں طرف کے سلسلے بلندي میں کم هوتے گئے هیں اور رود برم پتر کے مہانه سے لیکر تاجنوب هندوستان راس کماري تک خلیج بنگال واقع هی اور اِسکے حد غربي پر راس کماري سے تا مہانه رود سنده بحر عرب هی *

یهه تمام قطعه بشکل مثلث هی جسکے دو ضلعوں کو پاني محیط اور ایک طرف کا قاعده پہاڑوں سے محدود هی *

خلیج بنگال کے کناره پر کوئي جگهه قابل لنگرگاه جہازوں کے نہیں هی مگر حد غربي پر ایک بمبئي نہایت رونق‌دار اور مشہور لنگرگاه هی اور رود نربده کے مہانے سے سمت شمال خلیج کهمبائت هی اور صوبه کچهه کي جانب مغرب خلیج کچهه واقع هی *

اِس تمام مملکت هندوستان کے جنوب میں بجز جزیره سیلان کے اَور کوئي بڑا جزیره بیان کے قابل نہیں هی اور اِس قطعه کا ضلع غربي ملیبار اور ضلع شرقي منڈل کے نام سے مشہور هی *

واضح هو کہ تمام هندوستان چار قطعوں میں منقسم هی ایک وہ قطعہ جو حد شمالي کوهستان همالیہ پر واقع هی — اسمیں شیکم بوٹان اور نیپال اور کشمیر واقع هیں سواے انکے سارے ملک اِسکے تحت حکومت سرکار انگریز هیں *

دوسرا خاص هندوستان جو دامن کوہ همالیہ سے لیکر نربدہ تک اور نربدہ کے چشموں سے لیکر برم پتر تک واقع هی — اِس قطعہ میں میں کئي صوبے هیں سمت مغرب صوبہ لاهور یعني پنجاب اور راجپوتانہ اور سندہ اور لاهور سے بطرف مشرق صوبہ دهلي اور بہار اور اور بنگالہ اور دهلي سے جانب جنوب صوبہ اجمیر اور اکبرآباد اور الہ‌آباد اور اجمیر سے جنوب کو صوبہ مالوہ اور اِس سے سمت مغرب صوبہ گجرات هی *

تیسرا قطعہ ملک دکن هی اِسکے سمت شمال رود نربدہ اور کوہ بندیاچل اور بطرف جنوب رود کشنا هی — اِس قطعہ میں صوبہ خاندیس برار اور کٹک واقع هیں اور انسے جنوب صوبہ اورنگ آباد گولکندہ اور صوبہ سرکاري اور راجمندري اور گنجم اور کچھہ حصہ کنکن جسکو کنکان بهي کہتے هیں جنوب غربي میں هی اور بیجاپور *

چوتها قطعہ رود کشنا سے راس کماري تک واقع هی — اِس قطعہ میں بعض اطراف جنوبي کنکن اور بیجاپور اور علاوہ انکے کنارہ کالاگهاٹ تراونکور اور میسور اور کرناٹک هی — اِسي ترتیب سے یہہ صوبجات آئین اکبري میں بهي مرقوم هیں *

بیان رودهاے هندوستان

سلسلہ کوہ‌همالیہ اور کوہ هندوکش سے کئي ندیاں نکلکر جانب جنوب بهتي هیں چنانچہ رود مئي‌کیانگ میکوئي اور ایراودي ممالک آنام اور سیام اور برهما میں سے هوکر گذري هیں — اور رود برم پتر گنگا جمنا اور سندہ هندوستان کے قطعات شمالي میں سے گذرکر مابَل بجنوب

بہتي هيں — علاوہ انکے قطعات دکن ميں سے بھي بڑي بڑي ندياں نکلي هيں چنانچہ اِس قطعہ کے وسط ميں رود نربدہ دامن کوہ بندیاچل کے متصل (جو هندوستان کے بيچميں جانب مشرق سے شروع هوکر غربا سيدھا صوبہ خانديس تک چلا گيا هی) بہتي هوئي بحر عرب ميں جاملي هی *

اِس رود کے جنوبي سمت کو کچھہ تهوڑے فاصلہ پر تبتي ندي بہتي هوئي اُسيقدر مسافت طی کرکے وہ بهي بحر عرب ميں جاملي هی مصب اسکا بندرسورت کے قريب هی *

اِس رود کے دکن طرف حد غربي هندوستان کے قريب ايک پہاڑ هی جسکا نام کوہ گھاٹ غربي هی اُسکے سمت شرقي پر تمام ملک دکن بلند اور ميزانہ‌وار کوهستاني زمين رکھتا هی جو سمت مشرق مائل بہ نشيب هوتي گئي هی اِسکي حد شرقي پر ايک اَوْر سلسلہ هی جو گھاٹ شرقي کے نام سے معروف هی پس چونکہ دکن کے کوهستان مشرق کي طرف مائل بہ نشيب هيں اِس ليئے اِسکي ندیاں بهي اُسي سمت کو بہتي هيں يعني گھاٹ غربي سے نکلکر شرقا خليج بنگال ميں جاکر ملي هيں اُنميں سے خاص اور نامور مہاندي اور گوداوري کشنا اور کاوري هيں *

رود گنگا کا بيان

يہہ ندي تمام هندوستان کي نديوں سے بڑي هی کوہ‌همالیہ کے دامن شمالي رود سندہ کے چشمہ کے قريب سے نکلکر آٹھہ سو ميل بہکر برم پتر کي کئي شاخوں سے ملکر خليج بنگال ميں جاکر گرتي هی — اِس ندي ميں اور بہت سي ندياں اطراف شمالي اور جنوبي سے آکر ملي هيں جو ندياں کہ اطراف شمالي سے اسميں آکر ملي هيں کوہ همالیہ سے نکلي هيں چنانچہ گندک گومتي گھاگرا اور جمنا جو گنگا کي نصف مسافت پر الہ‌آباد کے قريب آکر ملي هی اور جو اطراف جنوبي سے

آکر ملي هیں کوہ بندیا چل سے نکلي هیں چنانچه چمبل اور سون جو گنگا اور جمنا کے سنگم سے سمت مشرق و جنوب تخمیناً دو سو میل آگے اُسمیں آکر ملي هی پس گنگا کے مہانه کے قریب اُسکي دو شاخیں پھوٹ کر ایک مثلث پیدا کرتي هیں جسکا زاویه یعني گوشه دو سو میل بحر سے دور هی اُن میں کي ایک شاخ کا نام گنگا اور دوسري کا نام هوگلي هی جو شهر کلکته پر سے هوکر گذري هی اور گنگا شهر ڈهاکه پر سے اِن دونوں شاخوں کے کناره پر بحر کے قریب کئي جزیرے هیں اور ایک بڑا بن بنام سندر بن هی جس میں بجز شیر اور اَور درندوں کے آبادي نہیں هی *

برم پتر کا بیان

یهه دریا تهوڑي سي مسافت پر بحر سے جا ملا هی اِسي سبب سے یهه نہایت زور شور سے بہتا سے هی اور جہازوں اور کشتیوں کي آمدورفت اُس میں بہت کم هی *

نربدا اور تاپتي کا بیان

بندیا چل اور دکن کي شمالي حد کے بیچ میں یهه دونوں ندیاں بہتي هوئیں خلیج کھمبائت میں جاکر گرتي هیں اور یهه دونوں بباعث سلسله کوه ستپوڑه کے ایک دوسرے سے علیحده هیں *

رودهاے دکن کا بیان

اِس قطعه کي بڑي اور مشہور ندیاں خلیج بنگال میں جاکر گرتي هیں چنانچه مہاندي کا مصب گنگا سے ایک سو تیس میل سمت جنوب شهر پوري جہاں جگنناتهه کا بہت بڑا مندر مشہور هی دور هی *

پس وهاں سے تخمیناً چار سو میل کے فاصله پر سمت جنوب و مغرب رود گوداوري هی یهه دونوں خلیج بنگال میں گرتي هیں وهاں سے ستو میل سمت جنوبي کو کشنا ندي بهي خلیج مذکور میں گرتي هی اور هندوستان کي عین جنوبي سمت کو مقابل شمالي حد جزیره

سیلان کے رودکاویری کے چند شاخیں خلیج مذکور میں ملی ہیں یہہ تینوں ندیاں گھاٹ غربي سے نکلي ہیں *

جاننا چاہیئے کہ تمام سر زمین ہندوستان میں کوئي وسیع جھیل نہیں ہی ہاں صرف کچھہ کي سمت مغربي پر ایک وسیع جھیل رن کچھہ کے نام سے مشہور ہی پاني اِس کا نمکین ہی وسعت اِس کي پانچ ہزار میل مربع سے زیادہ ہی *

ہندوستان کے صوبوں اور بڑے شہروں کا بیان

شہر کلکتہ جو في زماننا مملکت ہندوستان کي دارالسلطنت ہی بحر کے کنارہ سے سو میل کے فاصلہ پر آباد ہی اسمیں پادشاہ ہند و انگلینڈ کے امیرالامرا نواب گورنر جنرل صاحب بہادر رہتے ہیں اور یہہ شہر رود ہوگلي کے دونوں طرف آباد ہی بطرف جنوب خاص کلکتہ اور سمت شمال قصبہ ہوڑا مگر خاص کلکتہ ندي کے کنارہ پر چھہ میل طویل اور ڈیڑہ میں عریض ہی اور اُس کے دو حصہ ہیں ایک میں اہل فرنگ رہتے ہیں اور ایک میں اہل ہند جہاں اہل فرنگ رہتے ہیں اُسمیں مکانات نہایت عالیشان اور سڑکیں بہت خوش قطع بني ہوئي ہیں اور محل نواب گورنر کے سامنے ایک بڑا وسیع میدان ہی جسمیں کئي سڑکیں نکلي ہیں جنپر اکثر صاحبان انگریز صبح شام گھوڑوں اور بگھیوں پر سیر اور تفریح طبع کے واسطے پھرتے ہیں قلعہ یہاں کا جو ولیم فورتھہ پادشاہ انگلستان کے نام سے مشہور ہی بہت مضبوط اور مستحکم بنا ہی *

رود ہوگلي متصل اِس شہر کے قریب نصف میل کے عریض ہی اسکے کنارے کنارے شہر سے متصل ایک پکي سڑک اور ایک دیوار مضبوط اور کئي گھاٹ مال تجارت کے آتارنے کے واسطے بنے ہوئے ہیں باشندے اِسکے تخمیناً چھہ لاکھہ اُن میں سے تخمیناً ایک ثلث مسلمان اور پندرہ ہزار عیسائي اور باقي ہندو ہیں *

هوگلي سے اوپر كي جانب كو گنگا كے زاويه مثلث سے قريب ايكسو بيس
ميل كلكته سے شمال كي طرف شهر مرشدآباد هى جو صوبه بنگاله كا قديم
دارالامارة تها يهه شهر بهت وسيع هى اور ندي كے كنارے كنارے آتهه ميل
لبنان بسا هى ليكن بد قطع اور اكثر مكانات اس كے شكسته اور ويران
اور بهي غلاظت اِس شهر ميں بهت سي هى باشندے اس كے تخميناً
ايك لاكهه پينستهه هزار *

شهر ڈهاكه يهه بهي زمانه سابق ميں بڑي تجارت گاه تها مگر اب
اس قدر نهيں هاں اب تك وهاں كي اشياے تجارت مثلاً ڈوريه وغيره كے
مشهور هيں اكثر مكانات يهاں كے كچے يعني متي اور بانس كے اور پخته
كم هيں البته بڑے بڑے مكان پرانے توٹے هوئے بهت هيں باشند اس كے
چهتر هزار كے قريب هيں *

شهر پٹنه رود گنگا سے جنوب كي طرف كلكته سے تخميناً تين سو
ميل كے فاصله پر واقع هى يهه شهر صوبه بهار كي دارالامارة تها گرد اس كے
پراني شهر پناه اب تك قايم هى اِس ليئے راستے اُس ميں نهايت
تنگ هيں طول اس كا ڈيڑه ميل اور عرض پون ميل هى شهر پناه
اِس كي سابق ميں بهت مستحكم تهي ليكن اب جا بجا سے توٹ پهوٹ
گئي هى باشندے اِس كے دو لاكهه چوراسي هزار *

شهر گيا پٹنه سے جانب جنوب پچپن ميل واقع هى وه هندوؤں كي
بڑي تيرتهه گاه هى اسي ليئے زياده تر مشهور هى بودهه جو هندوؤں ميں
بڑا اوتار هوا هى يهيں پيدا هوا تها *

پٹنه سے تخميناً ساتهه ميل كے فاصله پر بطرف مغرب رود گنگا كے
شمالي كناره پر شهر بنارس آباد هى يهه بهي هندوؤں كي معبد گاه هى
زمانه قديم سے اب تك علم سنسكرت كے درس و تدريس ميں مشهور هى
اور مندر اس ميں بهت سے هيں ازانجمله ايك بدري‌ناتهه كا شيوالا
يعني مندر هى جو تمام شهر كي عمارات سے بلند هى اس پر ايك كلس

سونے کا رکھا ہوا ہی جو بہت دور سے چمکتا ہوا نظر آتا ہی اور اُسمیں
ایک مسجد اورنگ زیب کي بنائي ہوئي ہی اُس بادشاہ نے اکثر
شیوالے اُس پاس کے توڑ کو اُن کے پتھروں سے یہہ مسجد بنائي تھي اکثر
مکانات یہاں کے پختہ اور بلند وسیع خوش قطع رئیس اور ساہوکار
یہاں کے نہایت دولتمند اِس شہر میں زرین کام بہت ہوتا ہی چنانچہ
ایک محلہ اس کے بُننے والوں کا علحدہ آباد ہی اور کئي قسم کا
ریشمي اور سوتي کپڑا یہاں بُنا جاتا ہی سڑکیں یہاں کي نہایت تنگ
اور تیڑھي برھمن اس میں به نسبت اور شہروں کے بہت ہیں
چنانچہ بعضے کہتے ہیں کہ اِس میں آٹھہ ہزار صرف برھمنوں ہي
کے گھر ہیں یہہ لوگ اکثر اُن ہندوؤں سے جو تیرتھہ کیواسطے
آتے ہیں بہت کچھہ کما لیتے ہیں مدرسے بھي اسمیں بہت ہیں جنمیں
درس و تدریس انگریزي فارسي سنسکرت اور ہندي کي ہوتي ہی
علي الخصوص ہندي اور فارسي کا رواج بہت ہی باشندے اِسکے تخمیناً
دولاکھہ ہیں *

اِس سے پچھم طرف گنگا کے کنارہ جنوبي پر شہر مرزاپور ہی جو
خاص کر تجارت میں بہت مشہور ہی اور گنگا کے سنگم پر شہر الہآباد
آباد ہی جو خلیج بنگالہ سے براہ رود گنگا آٹھہ سو بیس میل اور سیدھي
بخط مستقیم کلکتہ تک چار سو پچھتر میل دور ہی اکبر بادشاہ نے
اِسمیں ایک بڑا مستحکم قلعہ بنایا تھا سرکار انگریزي نے اُسکي اور زیادہ تر
مرمت کي ہی اِسمیں بھي ہندو تیرتھہ کے واسطے بہت آتے ہیں
لیکن بنارس کے برابر آبادي اور تجارت اُسمیں نہیں ہوتي ہی باشندے
اِسکے تخمینا پینسٹھہ ہزار *

صوبہ اودہ کي دارالامارۃ شہر لکھنؤ ہی جو گومتي پر آباد ہی
گومتي اِس شہر سے ایکسو ستر میل پر بہہ کر گنگا میں جاملي ہی
نواب لکھنؤ کے وقت میں یہہ شہر تین حصوں پر منقسم تھا ایک

پرانا شہر اُسمیں تجارت بہت ہوتي تھي لیکن سڑکیں تنگ اور غلیظ مکانات بدقطع — دوسرا خاص بادشاہي محل لیکن جب سے کہ سرکار انگریز کا تسلط اُسپر ہوا اور شاہ اودہ کو معزول کیا اکثر محلات شاہي کو توڑکر باغ اور باغچے وہاں لگائے گئے — تیسرا حصہ اہل شہر کي عمارات اور مسجدیں وغیرہ ہیں سڑکیں اسمیں اچھي اور مکانات خوش قطع منار اور قبہ دور دور سے بہت خوشنما نظر آتے ہیں — یہہ شہر کلکتہ سے چھہ سو پچاس میل کے فاصلہ پر ہی باشندے اِسکے تخمیناً تین لاکھہ *

اِس سے اَسي میل کي مسافت پر گھاگرہ کے جنوبي کنارہ پر شہر فیض آباد آباد ہی عہد سلطنت سلاطین دہلي میں صوبہ اودہ کي دارالامارۃ تھا لیکن جب سے کہ لکھنؤ دارالسلطنت ہوا یہہ ویران ہوگیا اکثر مکانات اِسکے شکستہ اور آبادي بھي کم ہی *

الہ‌آباد سے تین سو میل کے فاصلہ پر جمنا کے کنارہ جنوبي پر شہر اکبرآباد آباد ہی اسکو سنہ ۱۵۶۶ ع میں اکبر بادشاہ نے دارالسلطنت قرار دیا تھا اِسي سبب سے اکبرآباد کے نام سے موسوم ہوا زمانہ سابق میں اسکا نام آگرہ تھا لیکن سنہ ۱۶۴۷ ع میں شاہجہاں بادشاہ نے دہلي کو پھر دوبارہ دارالسلطنت قرار دیا پر یہہ شہر دوسو برس تک بہ نسبت اَور شہروں کے آباد اور بارونق رہا فيزماننا اگرچہ شہر ویران ہوگیا ہی لیکن اکثر عمارات اور خصوص قلعہ یہاں کا بےنظیر ہی خصوصاً اکبر بادشاہ کا مقبرہ جو قصبہ سکندرہ میں ہی اور موتي مسجد قلعہ کي اور تاج بي بي کا روضہ جو جمنا کے کنارہ بتمامہ سنگ مرمر کا بنا ہوا ہی یہہ شہر کلکتہ سے آٹھہ سو تیس میل کے فاصلہ پر ہی باشندے اسکے تخمیناً ایک لاکھہ بیالیس ہزار ہیں *

اسکے گرد و نواح کے مشہور شہروں میں سے بھرت پور ہاتھرس اور متھرا ہیں *

آگرہ سے ایکسو بیس میل سمت شمال جمنا کے کنارے پر شہر دھلي آباد هی جسکو شاهجہان‌آباد بھي کہتے هیں هندوؤں کي کتب تواریخ سے ثابت هوا کہ یہہ شہر بہت قدیم هی اور بیس میل مربع آباد تھا بلکہ لکھا هی کہ شاهجہاں سے پہلے اِسکے باشندے بیس لاکھہ تھے لیکن سلطان محمود غزنوي نے بہت هلاک کیئے اور بعد ازاں سنہ ۱۳۴۰ ع میں محمد تغلق نے کچھہ باشندوں کو لیجاکر دیوگدہ میں بسایا اور اُسکا نام دولت آباد رکھا مگر شاهجہاں نے اپنے عہد میں اسکو از سر نو آباد کیا محیط اسکا سات میل گرد اسکے شہر پناہ مستحکم اور بلند جامع‌مسجد یہاں کي سنگ سرخ سے نہایت عالیشان اور خوش قطع بني هی اِسمیں ایک نہر هی جو یہاں سے کرنال تک علي‌مردان خاں کے نام سے مشہور هی اِسي نہر کے باعث دهلي میں پاني ملتا هی اور یہہ جو جمنا کے مخرج سے نکلر دوآبہ میں هوکر ایکسو پچاس میل کي مسافت طی کرکے دهلي میں آئي هی وهاں ضابطہ خاں کے نام سے معروف هی مگر في‌زمانِنا بند پڑي هی اِس شہر میں کئي مدرسے هیں اور دلچسپ مکانات خصوصا محل شاهي اور جامع مسجد وغیرہ یہاں کے مشہور هیں یہہ کلکتہ سے نو سو چھپن میل دور هی اِسکے گرد و نواح کے مشہور شہر میرٹھہ هانسي اور سردهنہ ـــ باشندے اِسکے تخمینا ایک لاکھہ پچاس هزار *

رود چنبل کے قریب جو ملک مالوہ میں بہتي هوئي جمنا میں جاملي هی شہر گوالیار آباد هی قلعہ اسکا بہ نسبت اور تمام هندوستان کے قلعوں کے نہایت مستحکم پہاڑ کي چوٹي پر بنا هوا هی یہہ شہر عالیجاہ سیندهیہ قوم مرهٹہ کي دارالامارۃ هی *

گوالیار اور آگرہ کے بیچمیں چنبل کے کنارہ پر دهولپور هی یہہ بھي ایک چھوٹي سي ریاست کي دارالحکومت هی *

رود گنگا کے کنارہ پر شہر فرخ آباد آباد هی زمانہ سابق میں یہہ بھی مستقل ریاست تھی گرد اسکے شہر پناہ تھی لیکن اب ٹوٹ گئی هی سڑکیں اسمیں صاف اور وسیع اکثر مکانات پختہ بلند اور خوش قطع اور گرد اسکے باغات اور وہ مکانات جو لب سڑک پر هیں باشندے اسکے تخمینا ساٹھہ هزار *

اِس سے آگے رود گنگا پر سواے هردوار اور سری نگر کے اور کوئی شہر مشہور نہیں هی اور یہہ دونوں بسبب معبدگاہ هونے هنود کے بہت مشہور هوگئے هیں — هردوار میں ایک بڑا میلہ لگتا هی جسمیں ایک کرور سے دو کرور تک آدمی جمع هوجاتے هیں اِس سے قریب سرکار انگریز نے ایک نہر گنگا سے کھود کر نکالی هی جو سہارن پور اور روڑکی کو هوتی هوئی کانپور کے نزدیک پھر گنگا میں جاملی هی *

قطعہ همالیہ کی کوهستانی ریاستوں کا بیان

سواے اِن شہروں کے جو رود گنگا پر آباد هیں انکے شمال کی جانب کے پہاڑوں پر انگریزوں کی کئی چھاونیاں تبدیل آب و هوا کے واسطے آباد هیں جیسے نینی تال منسوری شملہ سپاٹو بلکہ ایام گرما میں نواب گورنر جنرل صاحب بہادر معہ اپنے اهل عملہ کے کوہ شملہ پر آکر رها کرتے هیں *

شہر سری نگر ان برفیدہ پہاڑوں کے بیچمیں بستا هی اگرچہ بباعث شدت سرما کے آباد کم هی لیکن اسمیں ایک بڑا شیوالا هی گنگا مکھی یعنی گنگا یہاں سے نکلی هی اِس لیئے اکثر هنود تیرتھہ کے واسطے یہاں آتے هیں *

ملک نیپال بھی کوہ همالیہ کے درمیان سمت شرقی میں واقع هی شرقاً و غرباً ۴۸۰ میل طویل اور شمالاً و جنوباً ۱۶۰ میل عریض چنانچہ نقشہ میں (۸۰° ۲۰) سے لیکر (۸۶° ۲۰) تک طولاً واقع هی دارالحکومت اِسکا کٹ منڈو باشندے اِسکے تخمیناً تیس هزار *

دوسرا شہر کٹ منڈو سے جانب جنوب تھوڑے فاصلہ پر للتا پٹن ھی باشندے اِسکے بیس ھزار *

اُمراء اور اھل فوج اِس ملک کے گورکھے اور رعیت میں کسان وغیرہ نیورکی قوم مگر ھندوستان سے کچھہ برھمن بھی وھاں جاکر بسے ھیں باشندے اِس ملک کے ھندو نہیں بلکہ بودہ کا مذھب رکھتے ھیں اور گرولامہ تبت والے کے معتقد ھیں اطراف شمالی میں اُس ملک کے آدمی مثل شیکم اور بھوتان وغیرہ کے پھیلے ھوئے ھیں *

شیکم ایک چھوتی سی ریاست نیپال اور بھوتان کے درمیان میں واقع ھی — دارالامارت اِسکا شہر شیکم حاکم وھاں کا مطیع سرکار انگریز ھی *

بھوتان شرقاً و غرباً دو سو میل کے طول میں اور نوہ میل بہ تعداد اوسط عرض میں واقع ھی حاکم وھاں کا دیو راجہ لقب رکھتا ھی — دارالحکومت اُسکا تسیودون دوسرا شہر اِسکا نیا کھا ھی مگر حال اِن شہروں کا کم معلوم ھی سرکار انگریز کی طرف سے ایک صاحب رزیڈنٹ کٹ منڈو میں تشریف رکھتے ھیں آب و ھوا اِن قطعات ھمالیہ کی بسبب نشیب و فراز سطحات زمین کے مختلف‌الکیفیت ھی کہیں گرم اور کہیں سرد علی‌ھذالقیاس حاصلات بھی اِس میں ھر قسم کے کہیں بطور بلاد حارہ اور کہیں مثل سطح برفیدہ کے پیدا ھوتے ھیں اور نشیب کی زمین اکثر سیر حاصل ھی اور درخت و اشجار بکثرت پیدا ھوتے ھیں مگر بعضے وادیوں میں دلدل کے واقع ھونے سے ھوا مرطوب اور خراب رھتی ھی اختلاف آب و ھوا کا اِن قطعات میں نزدیک نزدیک پایا جاتا ھی یعنی کہیں ھوا معتدل اور اچھی ھوتی ھی اور اُسکے تھوڑی ھی دور پر مخالف اور بری چنانچہ قدرت ایزدی ایسے مقام پر نظر آتی ھی کہ کاشمیر اور نیپال میں بعضے وادی پھول و پھل پیدا ھونے سے مثل اقالیم حارہ کے بہت خوشنما اور سر سبز دکھلائی دیتے ھیں اور

اُس سے تھوڑي دور پر اُونچے بلند برفيدہ پہاڑ مثل بلاد منطقہ باردہ کے نظر آتے ہيں گويا کہ اُن واديوں ميں بہشت اور دوزخ کا اجتماع ہے باوجود نشيب و فراز اور راہ ہاے دشوار گذار اِس ملک کے سوداگر لوگ بڑي بڑي بلند گھاٹيوں اور برفيدہ پہاڑوں پر گذر کر آمد رفت اپني مع اشياء تجارت کے جانب تبت يارقند اور ترکستان شرقي وغيرہ ميں رکھتے ہيں چنانچہ ايک گھاٹ قراقورم کا نسبت سطح سمندر کے (۱۸۶۰۰) فٹ بلند ہے اور دوسرا پرنزلا (۱۸۵۰۰) فٹ اور تيسرا دمورا گھاٹ (۱۷۷۵۰) فٹ بلند ہے اور ملک تبت ميں قريب اُس تالاب کے جو اُس ملک والوں کي تيرتھ گاہ ہے ايک گھاٹ بنام نيتي گھاٹ بہت دشوار گذار اور سيدھي چڑھائي کا ہے جس پر سے اشياے تجارت سواے بھيڑ بکري کے اور کسي جانور پر لد کر جا نہيں سکتي *

منجملہ رياستہاے مذکورہ کے ايک کشمير ہے جو بعد فتحيابي ملک پنجاب کے سرکار انگريز نے گلاب سنگھ کو خير خواہي ميں عطا فرمايا ہے وہ ايک بلند وسيع زر خيز وادي ميں کوہ ہماليہ کے گوشہ شمال و غربي کے درميان واقع ہے خوبي اِس خطہ بے نظير کي زمانہ قديم سے مشہور چلي آتي ہے اِس ليئے اُسکے لکھنے کي کچھ حاجت نہيں وہاں کے شہروں ميں سے دو بڑے شہر ہيں — ايک سري نگر جسکو کشمير بھي کہتے ہيں دوسرا اسلام آباد سري نگر ايک اچھي جھيل کے کنارہ پر واقع ہے جو چاروں طرف سے خوب خوشنما نظر آتي ہے — رود جہلم کوہ ہماليہ سے نکلکر اُس جھيل ميں سے ہوکر گذرتي ہے اُسکا سيلاب کبھي اسقدر بڑھتا ہے کہ جسکے سبب شہر کو بہت سا نقصان پہونچتا ہے — اشياے تجارت وہاں کي شال اور پشمينہ وغيرہ — طول اُس قطعہ کا (۱۱۰) اور عرض (۴۰) ميل ہے *

صوبہ پنجاب کا بیان

دهلي سے تین سو چهیاسي میل کے فاصلہ پر شمال و مغرب کي طرف رود راوي کے کنارہ پر شہر لاهور آباد هی — یہہ شهر درانیوں کي دارالخلافت تها جو هندوستان پر فوج کشي کرکے آئے تهے اُس زمانہ میں اِس شهر سے اکبرآباد تک پانچسو میل کي مسافت تک بادشاہ کے سفر کے واسطے سڑک بني هوئي تهي اور دونوں طرف اُسکے سایہ دار درخت لگے هوئے تهے بعد اُس کے سکهوں کي دارالامارت چند مدت تک رها في زماننا تسلط سرکار دولتمدار انگریز بهادر کا هی باشندے اِسکے پچانوہ هزار *

اِس سے تیس میل کے فاصلہ پر شهر امرت سر هی جو سکهوں کي تیرتهہ گاہ هي باشندے اُس کے نوہ هزار *

واضح هو کہ ملک پنجاب بشکل مثلث هی اِس مثلث کا ایک ضلع کوهستان همالیہ سے متصل هی اور ضلع غربي کوہ سلیماني سے اور ضلع جنوب و مشرق رود ستلج هی غرضکہ اِن ضلعوں سے ملک پنجاب محیط هی وجهہ تسمیہ اِسکي یہہ هی کہ پانچ ندیاں ستلج بیاس راوي چناب جهلم اِس میں سے گذر کر سمت جنوب صوبہ ملتان میں رود سندھ سے ملگئي هیں *

شهر امرت سر سکهوں کے نزدیک مانند بنارس کے تیرتهہ گاہ هی تجارت اِس میں بہت هوتي هی رئیس اور ساهوکار یہاں کے بہت مالدار هیں اِس میں ایک بڑا تالاب هی جسکو سکهوں نے بزرگ سمجهکر اُسکا نام امرت سر یعني چشمہ آب حیات رکها هی یہہ شهر اُسي کے نام سے موسوم هوا هی بیچمیں اِسکے ایک مندر هی جو نانک پنتهیوں نے بنوایا هی *

لاهور سے جنوب و مغرب کي طرف رود چناب پر شهر ملتان آباد هی اِس میں ایک قلعہ نهایت مستحکم پہاڑ کي چوٹي پر چالیس پچاس

قت بلند بنا ہوا ہی اور اِس میں کئی برج ہیں ریشمی کپڑے اور دری وغیرہ اِس شہر میں بُنی جاتی ہیں ٭

لاہور سے دوسو میل کے فاصلہ پر اور کابل سے بھی دوسو میل جانب جنوب سرحد افغانستان پر رودسندہ کے اوپر اٹک ایک قلعہ بہت مستحکم ہی اور دریاے کابل پر شہر پیشاور آباد ہی جو دروازہ ہند سمجھا جاتا ہی اور اِن سے جانب جنوب ڈیرہ اسماعیل خاں اور ملتان کے قریب ڈیرہ غازي خاں ہی یہہ دونوں رودسندہ کے سمت مغرب آباد ہیں اور افغانستان کی تجارت کی منڈي ہیں اور دریاے ستلج کے کنارہ پر بہاولپور بھی بڑي مشہور تجارت گاہ ہی ٭

بیان ملک سندہ

جاننا چاہیئے کہ ملتان سے مہانہ سندہ تک ملک سندہ کے نام سے مشہور ہی طول اِس ملک کا (٣٠٠) میل اور اوسط عرض (١٥٠) میل ہی دارالامارت اِسکي شہر حیدر آباد ہی جو رودسندہ پر آباد اور بمبئي سے سمت شمال (٧٥١) میل دور ہی اور ندي کے اُس پار قصبہ کوٹہري ہی جہاں سے ریل کرانچي بندر کو جاتي ہی اور براہ ندي اُتر کي طرف دخاني جہاز ملتان تک جاري رہتے ہیں اور یہاں سے چھہ میل کے فاصلہ پر میاني ایک مقام ہی جہاں صاحبان انگریز اور امیر سندہ میں لڑائي ہوئي تھي اور اُسي فتحیابي سے تمام ملک سندہ اُن کے قبضہ میں آیا ہی قلعہ یہاں کا نہایت مستحکم ہی عہد شاہي میں امیر سندہ قندھار کے ماتحت تھا في زماننا سرکار انگریز کے تحت میں ہی ٭

بحر عرب کے کنارہ سے (١٧٥) میل پر رودسندہ کي بھي دو شاخیں ہوگئي ہیں اور مثل گنگا کے مہانہ کے اِس سے بھي ایک مثلث پیدا ہوا ہی ٭

اِس قطعہ مثلث کے بیچمیں شہر ٹہٹہ آباد ہی جو سابق میں صوبہ ٹہٹہ کي دارالامارت تہا چونکہ رود سندہ ایک بڑے وسیع صحرا میں سے ہوکر گذرا ہی اِسکے اطراف کے قطعات بہت کم آباد ہیں صرف کنارے کنارے کچہہ کشتکاري ہوتي ہی ہوا یہاں کي ایام گرما میں نہایت گرم اور پاني مطلقا نہیں برستا في الحال بحر کے کنارے پر ایک لنگرگاہ کرانچي بندر کے نام سے مشہور ہی دشت سندہ کا بہت وسیع ہی جس کا طول ساڑے پانسو میل اور عرض ڈیڑہ سو میل ہی گرمیوں میں لو اِس قدر چلتي ہی کہ مکانوں کے دروازے اور کہڑکیاں لڑکے بند کرلیتے ہیں صرف کسیقدر ہوا کے آنے جانے کیواسطے اوپر سے کہلا رکہتے ہیں چونکہ وہاں پاني مطلقاً نہں برستا ہی وہاں کے مکانوں کي چہت ہموار ہوتي ہیں ماہي پشت نہیں صرف مٹي کے ڈہیر چہتوں پر لگا دیتے ہیں — باشندے یہاں کے مغل ہیں جو تاتاریوں کي مانند خانہ بدوش ہوتے ہیں چنانچہ جہاں جگہہ چرائي کے لایق پاتے ہیں چلے جاتے ہیں بلکہ کہتے ہیں کہ یہہ سابق میں قوم مغل میں سے تہے اُنہوں نے یہاں آکر بود و باش اختیار کي تہي کل رقبہ ملک سندہ کا چون ہزار چار سو میل مربع ہی اور باشندے اٹہارہ لاکہہ ॥

بیان ملک راجپوتانہ

دشت سندہ کے مشرق طرف ملک راجپوتانہ واقع ہی یہہ ملک بہي بباعث متصل ہونے ریگستان کے نہایت گرم اور کم آباد ہی پاني بجز کنوؤں کے دستیاب نہیں ہوتا بلکہ وہ کنوئیں بہي نہایت گہرے ہوتے ہیں اِس قطعہ کے مشہور شہروں میں سے بیکانیر جیسلمیر اجمیر جسکو مارواڑ بہي کہتے ہیں جودہپور اودے پور ہیں ॥

اجمیر کا قلعہ جو پہاڑ پر بنا ہوا بہت مستحکم ہی — شہر اجمیر دہلي سے دوسو تیس میل بطرف جنوب و مغرب واقع ہی باشندے

یہاں کے قوم جاٹ اور راجپوت ہیں گذر اوقات انکی اونٹوں کے پالنے سے ہوتی ہی ٭

بیان ملک مالوہ

ملک راجپوتانہ سے جنوب کی طرف واقع مالوہ ہی زمانہ سابق یعنی بکرماجیت کے عہد میں دارالامارت اسکی شہر اُجین تہا یہہ شہر (۷۵° ۵۹) طول شرقی اور (۲۳° ۱۱) عرض شمالی میں اور شہر دہلی سے چار سو پینتیس میل کے فاصلے پر آباد ہی مرہٹوں کی عملداری میں سیندھیہ نے اسکو اپنی دارالحکومت مقرر کیا تہا لیکن اب شہر گوالیار میں رہتے ہیں یہہ شہر دریائے سپرا پر آباد ہی ٭

نربدا سے قریب مانڈو ایک بڑا شہر بلند پہاڑ کے اوپر اکبر بادشاہ کے عہد میں چوبیس میل کے محیط میں آباد تہا اب ویران پڑا ہی چنانچہ ابتک اُسمیں بڑی بڑی عمارات عالیشان اور مکانات کہنڈر پڑے ہوے ہیں جو اسکی عظمت قدیمہ پر دلالت کرتے ہیں ٭

تمام مالوہ کی زمین بہت بلند اور ہموار ہی — اس ملک کے پہاڑوں میں سے کئی ندیاں نکلی ہیں جیسا چنبل کالی سندھ اور پاربتی جنوب کی طرف سے نکلکر گنگا اور جمنا میں جاملتی ہیں ٭

اس قطعہ کا حصہ جنوبی رود نربدہ سے ملحق ہی اور ندیاں یہاں سے نکلکر خلیج کہمبائت میں گرتی ہیں — رود سون اور نربدا بندیاچل کے پہاڑوں سے ایک ہی جگہہ سے نکلکر ایک دوسرے سے برعکس یعنی سون مشرق کی طرف بہکر شہر پٹنہ سے بائیس میل اوپر قریب ہزار میل کی مسافت طی کرکے گنگا میں جاکر ملتی ہی اور نربدا مغرب کی طرف بہہ کر اُسیقدر مسافت طی کرکے خلیج کہمبائت میں گرتی ہی ان دونوں ندیوں کے باعث ملک دکن جدا جزیرہ کے ہوگیا ہی ٭

مالوہ کے مشہور شہروں میں سے ایک شہر اندور ہی جو ہولکر کی دارالامارت ہی اِسکے قریب ایک چھاونی ہی جسمیں نواب گورنر جنرل صاحب بہادر کی طرف سے صاحب رزیڈنٹ بہادر رہتے ہیں اندور سے جنوب کی طرف چھہ میل کے فاصلہ پر ایک اور چھاونی بنام مؤ ہی اُسمیں سرکار ذوی‌الاقدار انگریز کی طرف سے کچھہ فوج رہتی ہی اور اُس سے شمال کو ایک چھوٹی سی ریاست جاورہ کی ہی جو جنرل مالکم صاحب بہادر نے سنہ ۱۸۱۷ ع میں نواب عبدالغفور خاں رشتہ‌دار نواب امیر خاں والی ٹونک کو علاقہ ہلکر سے دلوائی تھی تاکہ وہ تنخواہ فوج سرکاریکی جسکی چھاونی مہدپور میں تھی اُسمیں سے ادا کیا کرے اب شہر جاورہ نواب عبدالغفور خاں کے بیٹے نواب غوث محمد خاں کے حسن انتظام سے خوب آباد اور رونق پر ہی *

دوسرا شہر بھوپال ہی جو ایک جھیل یعنی بڑے تالاب کے کنارہ پر آباد ہی عالمگیر بادشاہ کے عہد میں دوست محمد خاں قوم افغان نے سنہ ۱۷۲۰ ع میں اِس ریاست کا رئیس ہوکر بادشاہ کی طرف سے نوابی کا خطاب پایا اُنھوں نے ایک قلعہ نہایت مستحکم بناکر اُسکا نام فتح گڈہ رکھا سنہ ۱۸۱۳ ع میں وزیر محمد خاں اور نظیر محمد خاں کے وقت میں جو نواب سکندر بیگم کے والد تھے سیندھیہ نے چالیس ہزار فوج اور بھوسلا والی ناگپور نے تیس ہزار فوج سے اِس قلعہ کا آٹھہ مہینے تک محاصرہ کیا اور بہت سے حملے کیئےلیکن باوجودیکہ قلعہ کے اندر چھہ ہزار آدمی تھے اور اُسمیں سے بھی کام آتے آتے کل دو ہزار آدمی رہگئے تھے اور قحط غلہ کا اِسقدر تھا کہ کھجور کی گھٹلیاں بھون بھون کر کھایا کرتے تھے لیکن تسپر بھی وہ فتحیاب نہوسکے آخر کار سرکار ذوی‌الاقتدار انگریز کی طرف سے سیندھیہ اور بھوسلا کو ممانعت کی گئی کہ آیندہ محاصرہ سے باز آئیں نظیر محمد خاں کے وقت سے بباعث حسن انتظامی اور دانائی قدسیہ بیگم اور سکندر بیگم کے یہہ ملک خوب آباد اور رعایا خورم و شاد ہی شہر میں بھی انتظام اور رونق خوب ہی *

اِسي ضلع میں سیہور ایک قصبہ هی اور قریب اُسکے ایک چھاوني
هی کچھہ فوج سرکاري وهاں بهي رهتي هی *

اندور کے قریب دهار اور دیواس دو چهوتي ریاستیں هیں رئیس اِنکے
قوم پنوار راجپوتوں میں سے هیں جو قبل از مرهتوں کے اِس ملک کے
بهي حاکم تهے *

بیان صوبہ کچھہ بهوج

رود سندہ سے جنوب و مغرب کي طرف صوبہ کچھہ هی اِسکے سمت
شمال دشت سندہ اور بطرف جنوب و مشرق خلیج کچھہ واقع هی
اور یهہ دو حصہ پر منقسم هی ـــ حصہ شمالي کا نام جهیل کچھہ جسکا
پاني نمکین هی اور یهہ ایک سو ساتهہ میل طویل اور تخمیناً پچاس
میل عریض هی ـــ دوسرا حصہ جنوبي کهیں کوهستان اور کهیں
ریگستان ـــ حاصلات اسکي کپاس جو اِس ملک کي خاص جنس
تجارت هی گهوڑے یہاں کے بہت مشہور هیں *

شہر بهوج اِسکي دارالامارت هی کچھہ کا راؤ اِسمیں رهتا هی گرد اِسکے
شہر پناہ باشندے اِسکے بیس هزار *

خلیج کچھہ کے کنارہ شمالي پر مانڈوي لنگرگاہ هی اشیاے تجارت
ملک حبش عرب اور فارس کي یہاں بہت آتي هیں اور دوسري
لنگرگاہ لکهپت بندر هی جو سندہ کے موهانہ کوري نامي پر واقع هی باشندے
مانڈوي کے پچاس هزار *

بیان صوبہ گجرات

صوبہ کچھہ کے مشرق طرف صوبہ گجرات هی بطرف شمال اِسکے مارواڑ
یعني صوبہ راجپوتانہ اور بطرف مشرق خاندیس اور مالوہ اور سمت
جنوب خلیج کهمبایت اور بحیرہ عرب هی یهہ قطعہ بهي بطور جزیرہ نما

کے هی تین سو میل طویل اور ایکسو اسّی میل عریض سابق میں دارالخلافت اس کی شهر احمدآباد تها جو اب مرهٹوں کے ماتحت هی یهه شهر سابرمتی ندی پر آباد هی فی زماننا گائیکوار جو یهاں کا حاکم هی شهر بروده میں رهتا هی جسکے باعث بروده خوب آباد هی چنانچه باشندے اُس کے تخمیناً ایک لاکهه اور احمدآباد کے بهی اسیقدر هیں ٭

بندر سورت رودتپتی کے دهانه پر اور شهر کهمبایت خلیج کهمبایت کے سمت شمال اور بهروانچ نربدا کے دهانه پر مشهور تجارت گاه هیں ٭

رقبه اس کا پچیس هزار میل مربع اور باشندے بیس لاکهه کے قریب هیں یهه ملک نهایت زرخیز اور زمین اس کی سیر حاصل هی ٭

بیان ملک بندیل کهنڈ

صوبه مالوه کے پورب طرف ملک بندیل کهنڈ هی یهه ملک رود گنگا اور بندیا چل کے درمیان میں واقع هی گنگا سمت شمال اور بندیا چل جانب جنوب اس میں کئی ریاستیں هیں ازانجمله ریواں اور جهانسی میں چندیں مستحکم قلعے بنے هوئے هیں اب یهه دونوں سرکار انگریز کے ماتحت هیں ٭

ممالک دکهن کا بیان

ملک دکهن دس صوبوں میں منقسم هی تین صوبے خاندیس اورنگ آباد اور بیجاپور حصه غربی میں اور دو کرناٹک اور صوبه سرکار ضلع شرقی میں اور باقی حیدرآباد بیدر ناندیر برار اور گوندوانه وسط دکهن میں ٭

صوبه خاندیس گجرات سے مشرق کی طرف هی اور سمت شمال اس کے مالوه اور بطرف پچهم برار اور گوندوانه نربدا اور تپتی اُس میں بهتی هیں جنکے باعث یهه صوبه نهایت زرخیز اور زمین اُسکی سیر حاصل هی لیکن مرهٹوں اور پنڈاروں کی لوٹ مار سے ویران هوگیا هی یعنی آبادی کم هی طول اُس کا دو سو تیس میل اور عرض اسّی میل ٭

مشہور شہر اس صوبہ کا برھانپور رود تپتي پر آباد هی زمانہ سابق میں یہہ شہر اِس صوبہ کا دارالامارۃ اور خوب آباد تھا اور عمدہ عمدہ عمارتیں عالیشان اسمیں بنی هوئي تھیں آب ریشم اور ریشمي کپڑے کي تجارت اِس میں بہت هوتي هی نوبدا اور تپتي کے بیچ میں ایک بلند پہاڑ پر آسیر گڈہ ایک قلعہ نہایت مستحکم بنا هی *

صوبہ اورنگ آباد کے سمت شمال صوبہ خاندیس اور جانب جنوب بیجاپور بطرف مشرق بیدر اور بطرف مغرب بحر عرب هی — یہہ صوبہ تین سو میل طویل اور ایکسو ساٹھہ میل عریض هی بیچ میں اس کے شمال سے جنوب کي جانب کوہ گھاٹ غربي هوکر گذرا هی — اس پہاڑ کے پچھم طرف اِس صوبہ کي زمین بلند اور میزانہ وار هی جو بلحاظ سطح سمندر کے تخمیناً اٹھارہ سو فٹ عموداً بلند هی اسي باعث هوا اِس کي معتدل اور زمین اِس کي سبز حاصل هی — دارالامارۃ اس کي شہر اورنگ آباد جسکے نام سے یہہ صوبہ موسوم هی — یہہ شہر اورنگ زیب بادشاہ نے آباد کرکے اپنے نام سے اس کو نامزد کیا تھا نظام الملک والي دکّن اس میں رہا کرتا تھا لیکن اب ویران هی باشندے اِس کے في زمانا ساٹھہ هزار کے قریب هیں سڑکیں اِس کي وسیع اور خوش قطع بڑا بازار اسکا دو میل طویل — اِس میں بھي ایک روضہ مثل تاج بي بي کے روضہ کے بنا هوا هی لیکن اُتنا خوش قطع نہیں هی محیط اس شہر کا سات میل هی *

دوسرا مشہور شہر اِس صوبہ کا احمد نگر هی جسکو احمد نظام شاہ نے سنہ ۱۴۹۳ع میں بسایا تھا اور گرد اِس کے شہر پناہ بنوائي تھي — باشندے اِس کے بیس هزار *

تیسرا شہر پونا هی جو سابق میں مرهٹوں کي دارالامارۃ تھا — یہہ شہر دامن کوہ گھاٹ غربي پر ایک ایسے میدان میں آباد هی جو

باعتبار سطح سمندر کے دو ہزار فت عموداً بلند هی اور بمبئی سے اتھانوے میل دور هی — باشندے اِسکے پچھتر هزار *

اِس صوبه کي حد غربي پر شهر بمبئي بہت بڑي لنگرگاه هی فی زماننا یهه تمامي ممالک مغربي کي دارالاماة هی — نواب گورنر ممالک مغربي اِسمیں رهتے هیں ایک قلعه اِسمیں بہت مستحکم بنا هوا هی *

عمارات اِس شهر کي بہت بلند اور عالیشان تجارت اِسمیں بہت هوتي هی جہاز بهي یہاں اکثر بنتے هیں — یهه شهر بندرسورت سے جنوب کي طرف واقع هی باشندے اسکے تخمینا آٹھه لاکهه هیں *

صوبه برار یهه صوبه (۱۸° سے ۲۳°) تک عرض شمالي اور (۷۸° ۳۰ سے ۸۲°) تک طول شرقي میں واقع هی طول اسکا دوسو نوے میل اور عرض دوسو چالیس میل هی رقبه اسکا چھپن هزار سات سو تیئیس میل مربع باشندے اسکے تخمیناً بائیس لاکهه سرزمین اِس صوبه کي کوهستاني اور میدان ناهموار بڑے بڑے جنگل اور بن اسمیں کهڑے هیں *

دارالامارة اسکي شهر ناگپور هی اگرچه یهه شهر ایک بلند میدان پر آباد هی (جو عموداً گیاره سو فت بلند هی) لیکن بباعث کثرت پہاڑ اور جہاڑوں کے دور سے معلوم بهي نہیں هوتا باشندے اسکے تخمینا اسّي هزار *

اِس صوبه کے ضلع غربي میں وردہ اور وین گنگا بہتي هوئیں تپتي میں جاکر گرتي هیں سر زمین اِسکي سیر حاصل هی لیکن اطراف شرقیه میں صرف گونڈ اور جنگل هی *

جبل پور هوشنگ آباد بیتول منڈله سیتابلدي هنگن گهات اور چانده اِس صوبه کے مشهور شهر هیں *

صوبه کٹک جسے اوڑیا بهي کہتے هیں سمت شمال صوبه بنگال بطرف مشرق خلیج بنگال بطرف مغرب برار اور گونڈوانه جانب جنوب صوبه سرکار — طول اسکا پانسو اور عرض سو میل — حصه غربي اسکا جو

گونڈوانہ سے متصل ہی ویسے ہي یہہ بھي کوہستان اور میدان ناھموار ہی جسمیں بجز جنگلي درختوں کے اور کچھہ نباتات نہیں اُگتي مگر اِن درختوں کي لکڑي ھر ایک کام میں مثلاً تعمیر اور جہازوں وغیرہ کے کام میں آتي ھی *

دارالامارۃ اِس کي شہر کٹک ھی جو بحر کے کنارہ اور رود ھوگلي کے موھانہ سے دوسو ساتھہ میل دور ھی *

دوسرا مشہور شہر پوري ھی جہاں جگناتھہ کا مندر ھی یہہ شہر بحر کے کنارہ پر واقع ھی *

صوبہ بیجاپور یہہ صوبہ (۱۵° سے ۱۸°) عرض شمالي اور (۷۳° ۷۶°) تک طول شرقي میں واقع ھی سمت شمال اِسکے صوبہ اورنگ آباد بطرف مشرق حیدرآباد اور بیدر جانب جنوب صوبہ کنارہ بطرف مغرب بحر ھند ھی — تین سو میل طویل اور دو سو میل عریض صوبہ اورنگ آباد کي مانند اِسمیں سے کوہ گھاٹ غربي ھوکر گذرا ھی وہ قطعہ زمین جو گھاٹ غربي اور سمندر کے بیچ میں واقع ھی اکثر ویران اور کوھستان ھی جسے وہ لوگ کانکن کہتے ھیں — اسکے سمت جنوب و مشرق (جو دھاروا کے نام سے مشہور ھی) بہت زرخیز آب و ھوا بھي اچھي رکھتا ھی — اورنگ زیب کے عہد میں شہر بیجاپور اِسکي دارالامارۃ تھا اِسمیں ایک قلعہ بہت مستحکم ھی گرد اِسکے شہر پناہ اُسي عہد میں شہر پناہ کے اندر پندرہ ھزار سوار رھا کرتے تھے ابتک بہت عمدہ مسجدیں اور بلند اور خوش قطع عمارتیں ویران پڑي ھیں — باشندے اِسکے بہت کم ھیں *

اِس صوبہ کے سمت شمال پونا سے بیس میل جانب جنوب شہر ستارا واقع ھی سابق میں سیواجي پیشوا کي (جو مرھٹوں کا بڑا اور اول راجہ تھا) دارالامارۃ تھا *

شہر ساونت وازي جو قطعہ کنکن میں واقع ہی اور شہر کھولہ پور جو اِس صوبہ کے سمت جنوب ہی اِسکے مشہور شہروں میں سے ہیں *

ساونت وازي سے دکن طرف گوھہ کا ملک ہی جو پرتگیز کے ماتحت ہی اُنھوں نے اسکو لنگرگاہ اور بڑي تجارت گاہ اپني بنایا ہی *

صوبہ حیدرآباد یہہ صوبہ نواب نظام‌الملک کے ماتحت ہی — اِسکے سمت شمال براز اور خاندیس بطرف مغرب اورنگ‌آباد اور بیجاپور جنوباً صوبجات میسور اور کرناٹک شرقاً صوبہ سرکار ہی — اِس تمام قطعہ کي زمین وسیع اور میزانہ وار ہی رود تپتي اور گوداوري اور کشنا اِسکے پہاڑوں میں سے نکلکر اِس صوبہ کے بیچمیں سے ہوکر گذري ہیں جنکے باعث سر زمین اِسکي سیر حاصل اور زرخیز ہی لیکن بباعث بدانتظامي کے کشتکاري او آبادي بہت کم ہی *

شہر حیدرآباد صوبہ گلکنڈہ کي دارالامارۃ تہا یہہ شہر چار میل طویل اور تین میل عریض ہی گرد اسکے شہر پناہ جسکے نیچے سے ایک ندي گذر کر رود کشنا میں گرتي ہی في زماننا نظام‌الملک اسي میں رہتا ہی اِسي سبب سے اِس شہر میں مسجدیں اور عمارتیں بہت عمدہ ہیں — باشندے اسکے دو لاکھہ باقي مشہور شہر اسکے گلکنڈہ نان‌دیر شولہ پور بیدر حسن‌آباد گلبرگہ وغیرہ ہیں *

صوبہ سرکار صوبہ کٹک کي حد جنوبي سے خلیج بنگال کے قریب تک چار سو ستر میل طویل اور اسي میل عریض ہی — رقبہ اس کا اڑتیس ہزار میل مربع — باشندے اسکے چالیس لاکھہ *

اِس صوبہ کي حد غربي پر کوہ گہات شرقي واقع ہی قطعہ زمین مابین کوہ مذکور اور سمندر کے ناہموار ہی کشتکاري کے قابل نہیں البتہ اسکے اطراف جنوبي جسمیں سے گوداوري اور کشنا گذري ہیں بہت زرخیز اور سیر حاصل ہی اِس پہاڑ کي لکڑي سے بحر کے کنارہ پر خصوصاً کورانچي بندر میں جہاز بنتے ہیں *

مشہور شہر اس صوبہ کے وزاگہپیٹم او مسولیپٹم یہہ دونوں بحر کے کنارہ پر آباد ہیں اور راجمندري گوداوري کے کنارہ جنوبي پر شہر اور رودکشنا کے کنارہ شمالي پر اور گنتور اسکے سمت جنوبي پر آباد ہیں *

مملکت ہندوستان کے چوتھے قطعہ کا بیان

یہہ قطعہ رودکشنا اور بحر ہند کے بیچ میں واقع ہی اور نواب گورنر مندراس کے تحت حکومت ہی اسکے اطراف شرقي میں صوبہ کرناٹک اور وسط میں صوبہ میسور کوئن اور بنور اور غربي میں صوبہ تراون کور کوچن ملیبار اور صوبہ کنارہ واقع ہیں *

شہر مندراس بحر کے کنارہ پر آباد ہی جس کنارہ کا نام کارومنڈل ہی یہہ شہر اگرچہ بندر نہیں ہی لیکن تجارت اسمیں بہت ہوتي ہی اس میں علاوہ ایک قلعہ کے جو سرکار ذوي الاقتدار انگریز بہادر نے بنایا ہی اور بہت مکانات عالیشان بنے ہیں اور چونکہ یہہ شہر نشیب میں ہی اسلیئے سمندر کي طرف سے نظر نہیں آتا اور کلکتہ سے آٹھہ سو ستر میل کے فاصلہ پر واقع ہی باشندے اس کے تخمیناً ڈیڑہ لاکھہ ۔ جو جہاز کہ اسمیں آتے ہیں اُن کا لنگر کنارہ سے دو میل کے فاصلہ پر ہوتا ہی وہاں سے اشیاء تجارت کتموان کشتیوں میں جنپر موج کا اثر نہیں ہوتا بھر کر اُتارتے ہیں *

باقي اور مشہور شہر صوبہ کرناٹک کے تن جور چنّا پولي مدورا ترانکو اور پارنگہپٹم اور تني ویلي پنڈچري جو فرانس کے ماتحت ہی آرکٹ اور ڈلور پلي کٹا اور نلور وغیرہ ہیں *

صوبہ میسور کي دارالامارۃ شہر سرنگ پٹن ہی جو رودکاوري میں ایک جزیرہ پر آباد ہی گرد اس کے بہت مستحکم شہر پناہ ہی شہر کے بیچ میں حیدر علي اور ٹیپو سلطان کے مقبرے ہیں *

مشہور شہر اس صوبہ کا شہر میسور ہی جو قدیم دارالامارۃ تھا اور چھاوني بنگلور جہاں نواب گورنر جنرل صاحب بہادر کي طرف سے

صاحب رزیڈنٹ رہتے ہیں اور کچھہ فوج سرکاری بھی وہاں رہتی ہی اور
چتل دروگ بلاری اور گداپا ہیں *

صوبہ کنارہ کا بڑا شہر منگلور جو ایک کھاری جھیل پر آباد ہی
جھیل مذکور براہ ایک آبنائے کے سمندر سے مل گئی ہی یہہ بھی
مشہور تجارت گاہ ہی جائن پنتھہ والے اسمیں بہت رہتے ہیں *
صوبہ ملیبار کے مشہور شہر کانانور تلچری اور کالی کٹ ہیں یہہ
تینوں شہر بحر کے کنارہ پر آباد ہیں *

ملیبار کی جانب جنوب صوبہ کوچن ہی دارالامارۃ اس شہر
کی کوچن یہہ بھی ایک مشہور تجارت گاہ ہی اور یہہ ایک
راجہ کے ماتحت ہی *

اِس سے سمت جنوب صوبہ تراون کور ہی یہاں کا بھی حاکم راجہ
ہی ــ دارالامارہ اِسکی شہر تری وندرم ہی جو خوب آباد ہی *
یہہ سب صوبے زرخیز ہیں وہاں کی کشتکاری بہت ہوتی ہی *

جزیرہ سیلان یعنی لنکا کا بیان

ہندوستان کے تعلق میں صرف ایک ہی جزیرہ قابل الذکر ہی
سنسکرت کی پشتکوں میں نام اِسکا لنکا ــ اور وہاں کے باشندوں کے
محاورہ میں سنگہل دیپ اور اہل عرب اور ہندوستان کے مسلمانوں کے
نزدیک سرندیپ مشہور ہی ــ یہہ جزیرہ ہندوستان کے گوشہ جنوب و
مشرق کو واقع ہی اور اس سے بواسطہ خلیج منار اور آبنائے پالک کے
منفصل ہی بلکہ اِس کے شمالی اور مغربی سمت پر ایک جزیرہ منار
بھی واقع ہی ــ ہندوستان کے قطعہ کرناٹک کے جنوب کو ایک اَور جزیرہ
رامیشرم نامی ہی اِن دونوں کے بیچ میں پانی دریا کا اتنا کم ہی کہ
زمین دریا کی اکثر نظر آتی ہی کہتے ہیں کہ اگلے زمانہ میں وہ زمین
قطعہ ہندوستان اور اُس جزیرہ سے مثل خاکنائے کے واصل تھی اِس لیئے

سنسکرت کي کتابوں میں نام اِسکا سیتبند رامیشر یعني راجه رام چندر کا پل هی اور انگریزي میں ترجمه اُسکا آدم کا پل لکھا هی *

هندوستان سے اِس جزیرہ میں جهاز جانیکي دو راهیں هیں - ایک منار سے سیلان کے درمیان جو بطور آبنائے کے هی - دوسري کوناتک اور رامشرم کے درمیان سے لیکن یهه دونوں راهیں پاني کي قلت سے جهاز کے لیئے بهت مشکل اور تنگ اور خطرناک هیں *

صورت اِس جزیرہ کي بیضوي یعني انڈے کیسي هی مگر سمت شمال کا ایک گوشه مثل نوک کے تنگ اور کچهه نکلا هوا هی اِس گوشه کي طرف سے جس قدر جنوب کو جاتے هیں زمین جزیرہ کي نسبت شمال کے وسیع پاتے هیں *

عرض شمالي اِسکا (۵° ۵۲') سے لیکر (۹° ۵۰) تک هی اور طول شرقي (۷۹° ۵۰) سے لیکر (۸۲° ۱۰) تک *

اِس جزیرے کا شرقي کنارہ اونچي اور سیدهي چٹانوں سے محدود هی اور پاني دریا کا بهي اُسي طرف عمیق هی مگر اُس طرف جهازوں کے لیئے کوئي لنگرگاہ مقرر نهیں هی صرف ایک کهاڑي جو جزیرہ کے قطعه شرقي پر ترنگ کومالي کے نام سے مشهور اور دریا سے ملي هوئي هی سب طرف کے جهازوں کا لنگر وهاں هوتا هی اور نام اُس کهاڑي کا بسبب واقع هونے شهر ترنگ کومالي کے اُس کے کنارہ پر اُسي کے نام سے مشهور هی *

اِس جزیرہ کے اطراف شمالي اور غربي میں زیادہ تر نشیب هی پر کنارہ جنوبي اونچا هی بلکه وسط کي زمین نسبت دریاے شور کے بحساب اوسط دو هزار فٹ سے تین هزار تک بلند هی *

اِس میں کئي سلسلے پهاڑوں کے پهیلے هیں جن میں کي ایک چوٹي باوا آدم کے پهاڑ کے نام سے مشهور اور (۷۳۴۰) فٹ بلند هی اور دوسري ایک اَور چوٹي (۸۲۸۰) فٹ کي بلندي رکهتي هی اِن پهاڑوں

بہیں سے کئي ندیاں نکلکر نشیب کي طرف بہتي ہیں چنانچہ بڑي ندي اُن میں کي مہابلي گنگا ہی جو دو سو میل کي راہ طے کرکے ٹرنک کومالي کي کہاڑي میں جا ملي ہی *

یہہ قطعہ تمام سرسبز و شاداب زرخیز خوش فضا میزانہ وار ہی پہاڑوں کي چوٹیوں پر بھي بہت اونچے اونچے درخت ہیں *

آب و ہوا اِس جزیرے کي بسبب محیط ہونے دریاے شور کے نسبت قطعہ ہندوستان کے سرد اور فرحت بخش ہی اور اُن ندیوں سے جو پہاڑوں سے نکلي ہیں زمین وہاں کي خوب سیر حاصل رہتي ہی چنانچہ سب طرح کي نباتات مثل بلاد منطقہ حارہ کے اچھي طرح پیدا ہوتي ہیں خاص کر گرم مصالحہ میں سے ایک چیز دارچیني وہاں بکثرت پیدا ہوتي ہی اور اُس کي وہاں بڑي تجارت ہی سواے اِس کے ناریل اور تاڑ کے درخت بھي بہت ہیں اور اشیاے تجارت وہاں کي کپاس قہوہ دھان نیل اور سیاہ مرچ وغیرہ جو وہاں کثرت سے پیدا ہوتي ہیں علاوہ اِس کے انواع واقسام کي لکڑي بہت عمدہ عمارت اور میز کرسي بنانے کے لایق پہاڑوں سے میسر آتي ہی *

جنگل وہاں کا بڑا وسیع ہی جس میں سب طرح کے حیوانات وحشي اور درندے پائے جاتے ہیں مگر نسبت سب کے ایک جانور یعني ہاتھي اِس کثرت سے ہوتا ہی کہ غول کے غول اُن کي زراعت نیشکر وغیرہ پر جو آکر گرتے ہیں تو اُس کو بالکل تباہ و خراب کردیتے ہیں صاحبان انگریز اُن کا شکار کیا کرتے ہیں چنانچہ ایک صاحب افسر نے دو سال کے عرصہ میں چار سو ہاتھي شکار کئے تھے خدا تعالی نے اِس سرزمین کو وہ برکت دي ہی کہ سواے سرسبزي و شادابي و پیداواري محاصلات کے کنارہ پر اُس کے موتي بھي نہایت عمدہ نکلتا ہی جو وہاں کي اشیاے تجارت میں ایک عمدہ شی ہی *

سیلان کے خاص شہروں کا بیان

جزیرہ لنکا کے گوشہ شمال پر جو مثل ایک نوک کے نکلا ہوا هی شہر جافنا هی جو صوبہ جافنا پٹم کي دارالامارت هی وهاں ایک بڑا قلعہ هولندیزیوں کا بنایا هوا هی سرکاري عملداري سے پہلے اُس قوم کے لوگ اِس جزیرے میں بود و باش رکھتے تھے مگر اب وہ لوگ وهاں کم هیں اور پاني کي قلت سے جہازوں کي آمد و رفت وهاں کم هوگئي هی اِس لیئے اب تجارت وهاں کي کم مشہور هی ــ باشندے شہر جافنا کے آٹھ هزار اور اکثر مسلمان هیں *

ترنگ کومالي کے کنارہ پر شہر ترنگ کومالي هی جہاں فوج کي چھاوني رهتي هی *

اسي سمت میں تھوڑي دور پر جانب جنوب شہر باتي کالاؤ ایک چھوٹے سے جزیرہ پر واقع هی وهاں ایک قلعہ بھي بنا هی مگر آمد و رفت جہازوں کي مشکل سے هوتي هی *

سوائے اِن کے اِس کنارہ شرقي پر کوئي شہر قابل الذکر نہیں هی مگر مہابلي گنگا کے کنارہ پر قدیم دارالخلافت اِس جزیرے کا کاندي هی یہہ شہر اس قطع هموار کے وسط میں پہاڑوں کے اندر واقع هی چونکہ وہ پہاڑ اور جنگل سب سرسبز هیں اِس لیئے وہ شہر بہت خوش فضا اور خوش نما نظر آتا هی مگر اکثر مکانات اُس کے ٹوٹ گئے هیں اور باقي کھنڈر سے بد قطع رهگئے هیں تعداد وهاں کے باشندوں کي تیس هزار هی *

سمت جنوب و مغرب میں ایک جزیرے پر شہر گال واقع هی وہ فرنگستاني جہازوں کے لیئے ایک لنگرگاہ هی جو کوئلے کے لیئے وهاں آتے هیں زمین اُس کے اطراف کي خوش فضا هی *

سیلان کے کنارہ غربي پرگال سے ۷۵ میل کے فاصلہ پر کولمبو بڑا شہر دارالتجارت هی گو وهاں کوئي بندر نہیں مگر شہر کے سامنے جہاز سلامتي

مدراس کے لنگر کرتے ہیں اور چونکہ سوداگر فرنگستان اور اَور ملکوں کے وہاں زیادہ رہتے ہیں اِس لیئے وہ شہر بہي آباد اور خوش قطع نظر آتا ہی سنگہالي لوگ اُس کے گرد و نواح کے گانوں میں آباد ہیں یہاں بہي ایک قلعہ مضبوط بنا ہوا ہی اُس کے پاس ایک جہیل میتھے پاني کي بہري رہتي ہی اِس شہر میں ہر قوم کے آدمي تین ہزار ساتھہ کے قریب بستے ہیں اور کل جزیرے کے باشندے ۱۹۱۹۴۸۷ ہیں *

ساتویں فصل

ممالک متوسطہ ہند و چین کے بیان میں

حکماے یونان نے زمانہ قدیم سے اپني اصطلاح میں ہندوستان کو دو قسم کیا ہی ایک وہ قطعہ جو رود گنگ کے غرب و جنوب میں واقع ہی دوسرا جو اُس کے شمال و مشرق میں ہی *

واضح ہو کہ قطعہ غربي اور جنوبي خاص قطعہ ہندوستان سے مراد ہی *

گنگا کے شمال و مشرق کا قطعہ پار یعني اُس طرف کا کہلاتا ہی پس یہہ پار کا قطعہ خلیج بنگالہ کے کنارہ شرقي سے لیکر بحیرہ چین تک وسیع ہی عرض شمالي اُسکا (۲۶) اور طول غربي (۱۴۰۹۴) پر ہی جہاں راس نگرائس واقع ہی اور اِس قطعہ کي حد جنوبي (۲۲۰۹) عرض شمالي پر اور (۱۰۴) طول شرقي پر ہی جہاں راس زمانیہ واقع ہی چنانچہ یہہ راس جزیرہ نماے ملایا کي منتہیٰ ہی اور اِس قطعہ کي حد شمالي پر آسام اور ممالک تبت اور چین اور ملک سیام اور آنام ہیں *

اِس کي جنوبي و شرقي سمت پر تین طرف بڑي بڑي کہاڑیاں جانب دریا زمین پر دور تک چلي گئي ہیں اُن میں سے زیادہ مشہور ایک کہاڑي خلیج مارتبان جو ملک برہما اور صوبہ تنسرم کے بیچ میں ہوکر گئي ہی اور سمت مشرق پر ایک کہاڑي سیام ہی جس سے جزیرہ

ملایا ملک سیام سے منفصل هی اور اُس کے شمال و مشرق پر ٹانکن کهاڑي کے ذریعه سے ممالک آنام چین سے منفصل هی *

یهه تمام قطعه اُن بڑے وادیوں کو مشتمل هی جن میں سے رود هاے کبیرہ اُس کوهستاني ملک سے نکلکر اِن وادیوں میں هوکر گذرتي هیں جس سے کوهستان ملک چین اور تبت کا علحده هوگیا هی اور منبع اُن رودوں کا اُن پهاڑوں وحشت ناک میں نا معلوم هی مگر اُن میں سے ایک بهت بڑي رود ایراوادي هی جو اِس قطعه کے حصه غربي میں هوکر گذرتي هی *

دوسري میکوي جو ملک سیام میں گذر کر اُس سے باهر جاکر گرتي هی *

تیسري مائي کیانگ جو ملک کمبود میں سے هوکر گذرتي هی اِن تینوں رودوں کے وادي اِس قطعه کے بلند سلسله پهاڑوں سے جدا کیئے گئے هیں اور یهه پهاڑ کوهستان همالیه سے نکلکر اُس پر عموداً جنوب کي طرف باهم متوازي چلے گئے هیں *

اُن سب میں سے جو سلسله قطعه غربي پر واقع هی برهما کو صوبه هاے آسام اور بنگاله سے جدا کرتا هی اور آخر کو حد جنوبي راس نگرائس پر تمام هوا هی *

دوسرا سلسله وہ هی جو ایراوادي اور میکوي کے درمیان هوکر گذرتا هی هی اور منتهاے حد جنوبي ملایا پر تمام هوتا هی یهي سلسله سب سے زیاده دراز اور بلند هی *

تیسرا سلسله وادي میکوي اور مائي کیانگ کے درمیان فاصل هی گو که وہ بهي بهت اونچا اور دراز هی لیکن تعداد بلندي اُس کي معلوم نهیں *

جو سلسله پهاڑوں کا بموازات اُس قطعه شرقي کے کنارے پر هی وادي کمبود کو صوبه هاے کوچن چین اور ٹانکن جو چین کے صوبے هیں جدا کرتا هی *

ان سب ندیوں کا پاني وقت مختلف پر چڑھ کر اُن واديوں میں پھیلتا ھی اِس سے معلوم ھوا کہ منبع اُن کا مختلف جگھوں میں ھی *

پس ان ندیوں کے اِس قطعہ میں پھیلنے سے یہہ قطعہ نہایت سرسبز و شاداب و زرخیز ھی حتی کہ پہاڑوں کے نشیبوں اور اوپر چوٹي کے اتنے بڑے بڑے درخت لگے ھوئے ھیں کہ اور ملکوں کے درخت اُن کے سامنے چھوٹے چھوٹے بودے نظر آتے ھیں *

حیوانات اُس قطعہ میں مثل جنگل ھاے منطقہ حارہ کے ھوتے ھیں ھاتھي گینڈا شیر اور بن مانس وغیرہ اور اقسام کے بندر اور پرندوں کے پر چمکیلے اور رنگین ھوتے ھیں *

آدمي یہاں کے سواے ملایا کے دوغلے مغل یعني چین اور تاتار کے معلوم ھوتے ھیں لیکن پہاڑوں کے اوپر کي قومیں موگ اور کارن کہلاتي ھیں *

اُس ملک کے اصلي باشندے خاص کر ملک برھما میں اکثر بودوباش رکھتے ھیں لیکن ملایا کے باشندے اُن کے ساتھہ ملتے ھیں جو جزیرہ سماترہ اور جاوہ وغیرہ میں جا بسے ھیں — پس یہہ تمام قطعہ اپنے اقسام طبعي یعني پہاڑ اور وادي وغیرہ کو جو باشندے ان مقامات کے بحسب معدل مختلف الطبع ھیں اور اِس قطعہ کے اقسام طبعي سے مناسبت رکھتے ھیں شامل ھی اور اقسام طبعي اُس قطعہ کے یہہ ھیں *

صوبہ آراکان جو خلیج بنگالہ کے شمال مشرق پر واقع اور مخرج برھم پتر سے لیکر پانسو میل تک چلا گیا ھی *

صوبہ پیگو ایراوادي کے مہانہ پر واقع ھی جہانکہ ایراوادي کي دو شاخیں اُس میں سے ھوکر گذرتي ھیں پس یہہ قطعہ اُسکي ساقوں کا قاعدہ بنکر اُسکو مثلث بناتا ھی — باقي تمام وادي جو ایراوادي سے پیگو کے اوتر طرف پڑتا ھی ملک برھما کے نام سے مشہور ھی *

صوبہ پیگو اور ملایا کے بیچ میں صوبہ جات تنسرم واقع هیں اور یهہ صوبہ اُس اونچے اور دراز پہاڑوں کے سلسلوں کے ذریعہ سے ملک سیام اور لاؤس سے منفصل هی یعني (لاؤس) وادي میکوی کے شمالي حصہ سے اور (سیام) اُس کے جنوبي حصہ سے مراد هی — یهہ دونوں ملک تیسرے سلسلہ کے ذریعہ سے ملک کمبون جو کہ تمام وادي مائي کیانگ پر شامل هی منفصل هی *

چوتھا سلسلہ مذکورہ بالا ملک مذکور یعني کمبود کو اِس قطعہ کے باقي حصہ یعني کوچن چین سے جدا کرتا هی — اِن اقسام میں سے جو صوبے صاحبان انگریز کے ماتحت هیں تفصیل اُنکي یهہ هی *

آسام جو صوبہ بنگالہ سے متصل هی اور اُس سے جنوب آراکان اور آراکان کے متصل صوبہ پیگو اور پیگو سے جنوب کو سوبجات تنسرم اور اُن سے جنوب کو ایک تکڑا جزیرہ نما ملایا هی اِس سے معلوم هوتا هی کہ خلیج بنگالہ کے تینوں طرف کے کناروں پر عملداري سرکار انگریزي کي محیط هی *

سوا ےاِن صوبوں کے اور دو چار جزیرے بھي انکے ماتحت هیں چنانچہ راس نگرائس سے جنوب کو ایک سلسلہ جزائر بنام اندمان واقع هی یهہ سلسلہ شمالاً اور جنوباً ایک سیدھے خط میں پھیلا هی مگر اِسمیں صرف وحشي آدمي مثل بھیل اور گونڈ وغیرہ کے آباد هیں لیکن سرکار انگریز نے یہاں ایک جگہہ (جو ایک اچھي لنگرگاہ هی) چھاوني فوج کے لیئے مقرر کي هی جہاں کچھہ فوج رهتي هی اور اِس جگہہ وہ مفسد لوگ جو هندوستان سے کالے پاني کو بھیجے جاتے هیں فوج کي حفاظت میں قید رهتے هیں *

اِس سلسلہ سے جنوباً کچھہ فاصلہ پر دوسرا سلسلہ جزائر بنام نکوبا واقع هی پر یهہ بہت چھوٹا سلسلہ هی جسکا حال کم معلوم هی *

جزیرہ پولوپینیانگ یا پرنس آف ویلز جو ملایا کے غربي کنارہ پر واقع هی *

جزیرہ سنگاپور جہاں سرکار انگریز کي طرف سے ایک شہر سنگاپور اباد کیا گیا هی اور وہ شہر چین کي اشیاے تجارت کے جہازوں کا بڑا لنگر گاہ هی *

صوبہ آراکان کا بیان

آراکان خلیج بنگالہ کے شمالي کنارے اور ایک سلسلہ پہاڑوں کے درمیان واقع هی اِس سلسلہ کے ذریعہ سے وہ قطعہ وادي ایراوادي کے نشیب سے منفصل هی اور عرض درمیان سلسلہ اور ایراوادي کا دس میل سے سو میل تک هی اور وہ قطعہ بہت زرخیز اور پیداواري کے لایق هی تعداد اُسکے باشندوں کي تخمیناً دولاکھہ پچاس هزار اور یہہ قطعہ سرکار انگریز کے ماتحت سنہ ۱۸۲۶ع سے بعد فتحیابي برھما کے راس نگرائس تک آگیا هی *

دارالامارت اِسکي شہر آراکان جو آراکان ندي کے کنارے پر واقع اور اُسکے نام سے مشہور اور یہہ بہت بڑا شہر هی جہاں تجارت بھي بکثرت هوتي هی *

صوبہ پےگو کا بیان

یہہ ایراوادي کے نشیب کے جنوبي حصہ پر مشتمل هی سرکار انگریز کو سنہ ۱۸۵۲ ع میں بعد لڑائي برھما کے هاتھہ آیا — اِس صوبہ کا طول شمال سے جنوباً دوسو چالیس میل اور عرض ایکسو چالیس میل هی لنگرگاہ اِس صوبہ کي رنگون اور باشندے اِسکے تیس هزار *

دارالامارت اسکا شہر پےگو جو ایراوادي کے کنارہ رنگون سے ساتھہ میل کے فاصلہ پر واقع هی لیکن اب حال اُسکا کچھہ ترقي پر نہیں هی صرف چھہ هزار باشندے اُسکے هیں یہاں ایک مشہور دیول هشت پہلو مخروطي شکل کا تین سو ساتھہ فٹ کا اونچا ایک چبوترے تیس فٹ کے بلند پر بنا هوا هی اُس ندي کے وادي پر پےگو سے کچھہ اوپر بڑہ کر

ایک شہر پروم اِس صوبہ کے منتہی پر ہی یہاں بڑي تجارت اُس لکڑي کي کہ جو عمارت کے کام میں آتي ہی ہوتي ہی *

صوبجات تنسرم کا بیان

صوبہ پیگو سے جنوب کے صوبجات چار صوبوں میں منقسم ہیں مارتبان تابوئي مرگوئي اور تنسرم چونکہ تنسرم اِن چاروں صوبوں کا دارالامارت ہی اِس لیئے نام چاروں کے اُسي کے نام سے مشہور ہیں اور حصہ مرگوئي اور تابوئي کے مقابل میں کئي جزیرے بطور مجموعۃ الجزائر کے واقع ہیں — باشندے صوبجات تنسرم کے تابین برھما اور موگ قوم کے ہیں اور پہاڑ کي چوٹیوں پر کارن قوم کے لوگ رہتے ہیں *

سواے ان کے جزیرہ نماے ملایا کي سمت جنوبي اور غربي پر شہر ملکا واقع ہی جو پہلے پرتگیز اور اُن کے بعد ہولندیز کے ماتحت اور بڑي تجارت گاہ تھا اُس وقت سے پولوپینیانگ اور سنکا پور کي ترقي سے اس کا تنزل ہوگیا مگر اب بھي یہاں کئي مدرسے چیني زبان سیکھنے کے لیئے (جو صاحبان انگریز اُس کو حاصل کرتے ہیں اور مدرسے انگلش زبان کے چیني لوگوں کے لیئے) جاري ہیں — باشندے وہاں کے تخمیناً پانچ ہزار *

مملکت برھما کا بیان

اس کي حدود اربعہ میں شمال و مغرب کي طرف آسام اور تبت جو کوہ ھمالیہ اُن کا فاصل ہی اور مشرقي سمت پر مملکت چین اور جنوبي سمت پر پےگو چنانچہ معہ صوبہ پےگو کے عرض شمالي اُس کا (۲۵،۹۰۵) سے لیکر (۹۰۵) درجے تک اور طول شرقي اُس کا (۵۲) درجے سے لیکر (۹۰۳) درجے تک ہی اور سواے اُن صوبجات کے جو پہلے برھما میں داخل تھے اب خاص قطعہ برھما کا طول (۵۴۰) میل اور عرض (۳۲۰) میل اور تمامي وسعت اُس کي (۹۶۰۰۰) میل مربع ہی — باشندے برھما کے تخمیناً چالیس لاکھ جو ایراوادي کے

تخمیناً میں بستے ہیں اور وہاں اُن سے کئی شہر آباد ہیں — ایراوادی سے قطعہ برھما کی تنصیف ہوگئی ہی اور اُس کے اطراف کی زمین بہت زرخیز ہی گیہوں دھان نیشکر تماکو کپاس اور نیل بہت پیدا ہوتا ہی *

پہاڑوں کے اوپر کے لوگ مثل چین کے اگرچہ پہلے ہندو تھے مگر اب بودھ کا مذھب رکھتے ہیں پر آئین اور قانون اُن کے اب تک ہندوؤں کے شاستر کے موافق جاری ہیں *

رنگون سے شمال کو پانسو میل دور ایراوادی ندی کی ایک شاخ کے دونوں کناروں پر دو شہر یعنی آوا اور اموراپورہ واقع ہیں اور اُن دونوں میں وقتاً بعد وقت ایک دوسرا اُس ضلع کا دارالخلافت رہا ہی *

اموراپورہ ایک اچھی جھیل کے کنارہ پر (جو سات میل لنبی اور ڈیڑہ میل چوڑی ہی) شہر خوش قطع بشکل مربع مستحکم شہر پناہ میں بستا ہی سڑکیں اُس کی وسیع سیدھی باہم متقاطع — بادشاہی محل عین بیچ میں بنا ہوا ہی عمارات تمام شہر کی چوبین اور کئی ایک گنبد سنہری ملمع کیئے ہوئے ہیں — باشندے وہاں کے تخمیناً تیس ہزار *

دوسرا شہر آوا سنہ ۱۸۱۹ ع میں دارالخلافت مقرر ہوا اور اُسوقت سے اموراپورہ کے لوگ آکر وہاں بسے مگر سنہ ۱۸۳۹ ع میں بسبب زلزلے کے وہ شہر منہدم اور مسمار ہوگیا — عمارت اُس کی اگرچہ چوبین اور خام تھی مگر دیوتوں کے گنبدوں کی نمایش کے سبب شہر دور سے خوشنما معلوم ہوتا تھا تعداد وہاں کے باشندوں کی پچیس ہزار سے تیس ہزار تک بالفعل دارالخلافت اُس ضلع کی مانشوبو جو آوا سے شمال کو (۲۷) میل دور ایک بڑی جھیل کے کنارہ پر واقع ہی بادشاہ وہاں کا اکثر شہر منڈلی میں رہتا ہی جو اموراپورہ سے تھوڑی دور ایراوادی کے کنارہ پر ہی *

رودھاے میکونٹي اور ماٹي کیانگ کي نشیبوں میں لاؤس اور سیام هیں چنانچه حصه جنوبي سیام حصه شمالي لاؤس هی طول ملک سیام کا کنارہ بحر سے تین سو میل تک هی اور وهاں سے آگے لاؤس سیام سے زرخیز اور آباد کم هی اور اس حصه کے باشندوں کي تعداد تخمیناً دس لاکهه هی *

دارالخلافت سیام کا بن کاک جو پندرہ میل شمال کو خلیج سیام سے رود میکونٹي کے کنارہ پر واقع هی — یهه شہر تین حصوں میں منقسم هی ایک محل بادشاهي بطور قلعه کے علحدہ ایک جزیرے میں خوب مستحکم اور خوشنما بنا هی — دوسرا خاص شہر میکونٹي کے کنارہ پر جسکي عمارت لکڑي کي هی — تیسرا عین دریا میں مکانات چوبي اور بانسوں کے بنے هیں که سوداگر لوگ اُنکے سامنے تختوں پر اپني دوکانیں لگاتے هیں اور خوب خرید و فروخت هوتي هی شہر کے آدهے باشندے دریا میں رهتے هیں اور آدهے خاص شہر میں تعداد باشندوں کي پچاس هزار سے لیکر ساٹهه هزار تک اور اُنمیں اکثر چین کے سوداگر مالدار هیں *

ملایا کا بیان

صوبه تنصرم سے جنوباً جزیرہ نما کے طور پر طولاً واقع هی یهاں سے راس بلانکا تک هزار میل طویل هی پس پے گو کي حد غایت مرتابان سے لیکر راس بلانکا تک بارہ سو میل طویل هی اور عرض اُس کا ساٹهه میل سے ایکسو اسي میل تک هی *

وہ سلسله جو برهما اور سیام سے شروع هوکر اِس تمام جزیرہ نما میں سے گذر کر جنوبا چلا گیا هی بذریعه اُس کے یهه قطعه برهما اور سیام سے منفصل هی اکثر یهه قطعه کوهستاني نظر آتا هی اِس سلسله سے جو دونوں طرف سے بلند هی بهت سي ندیاں نکلکر نشیب کیطرف بهتي هیں اِس لیئے آب و هوا یهاں کي معتدل اور پهاڑ بهي خوب سرسبز رهتے هیں پر اِس سلسله

کے اطراف شرقي اور غربي میں موسم مختلف ہوتا ھی چنانچہ شرقي
کي طرف جو قطعہ کمبود اور کوچن چین ھی اور اُسکے اطراف سے ھواے
شمالي اور شرقي موسمي یہاں تک پہونچني ھی بسبب اُسکے برسات
یہاں ماہ نوامبر سے لیکر مارچ تک مخدوبي ہوتي ھی اور جب ھواے موسمي
جنوب اور غربي کیطرف سے پھرکر آتي ھی تو اُس سلسلہ کے باعث شرقي
قطعہ اسکا اُس ھوا سے محفوظ رھتا ھی اور اُسوقت اطراف غربي سے ملاقي
ھوکر وھاں مثل ھندوستان کے گرمي میں بارش پیدا کرتي ھی — زمین
اُس قطعہ کي نسبت کوھستان کے بہت زر خیز نہیں ھی مگر میوجات
بہت پیدا ھوتے ھیں اور وہ قطعہ ھمیشہ سرسبز و شاداب رھتا ھی —
باشندے سیام اور ملایا کے نصفا نصف ھیں زبان اُنکي ملایا بولي مثل
فارسي کے خوب خوش لہجہ اور شیریں معلوم ھوتي ھی اور ملایا کے
لوگ خاص کر تجارت کے کام میں معروف ھیں تجارت وھاں کي کانی
دھاتیں مثل سونا اور رانگہ وغیرہ کي ھی جو وھاں کثرت سے پیدا ھوتا
ھی اور سونا وھاں کي سب ندیوں میں پایا جاتا ھی *

ملایا خاص صوبہ تنصرم کے جنوب میں واقع اور پانسو میل کے قریب
طویل ھی لیکن اُس سے غربي سمت پر جزیرہ پولوپنیانگ اور سمت
جنوب و غرب پر ملکا سرکار انگریزي کي عملداري میں ھی اِس جزیرے
میں بحکم سرکار ایک شہر بنام جورزٹون آباد ھوا ھی یہاں کے حاکم نواب
گورنر جنرل کے طور پر آبناے ملکا کے لیئے مقرر ھیں اور اُسکے باشندے
دوھزار اکثر چیني ھیں اور تمام جزیرے کے چالیس ھزار *

اس قطعہ کے انتہاے راس کے قریب جزیرہ سنکاپور ھی جو
انگریزوں کي عملداري سنہ ۱۸۱۹ ع میں اُسمیں ھوئي ھی چونکہ وہ
چین اور ھندوستان کے جہازوں کي لنگرگاہ اور عین وسط راہ میں واقع
ھی اِس لیئے وہ بحکم سرکار جلد آباد کیا گیا اور وھاں ایک شہر بھي
اِس جزیرے کے نام سے آباد ھی آبادي اُسکي نہایت قسم سے ھی ایکا

انگریزوں کي ـ الگ اور دوسري ملايا والوں کي اور تيسري چين والوں کي ـ انگريز بڑے مالدار سوداگر يہاں رهتے هيں اِس لیئے وہ محلہ بہت خوش قطع بنا هي سڑکيں وسيع مکانات بلند ابتدا ميں وهاں کے باشندے قريب ڈيڑه سو کے تھے مگر سنہ ۱۸۲۹ع ميں اٹھارہ هزار کے قريب هوئے اور پهر سنہ ۱۸۵۲ع ميں ساٹهه هزار هوگئے اور زيادہ انميں کے شهري لوگ هيں اهل زراعت کم ـ آب و هوا يہاں کي بسبب قرب خطاستوا کے گرم هي مگر صحت بخش اور تندرستي کے لیئے اچهي هي *

بيان صوبہ آنام جسکو کوچن چين بهي کہتے هيں

آنام اِس تمام قطعہ متوسط کي شرقي سمت پر واقع هي ـ يہہ صوبہ دو قطعوں ميں منقسم هي شمالي ٹانکن جو خاص آنام کے نام سے معروف هي اور جنوبي کوچن چين درمياني حد ان دونوں کي (۹۰ ؟) پر واقع هي *

اِن دونوں حصوں ميں ٹانکن بڑا زرخيز قطعہ هي کپاس اور ريشم وهاں بہت پيدا هوتا هي ـــ دارالامارة اُسکا کاچاؤ پودسوگ سا کے کنارہ پر بڑا شهر هي جو درياے شور سے ۸۰ يا ۹۲ ميل دور هي تعداد باشندوں کي ڈيڑه لاکهه *

قطعہ کوچن چين پہاڑوں ميں واقع هي مگر اُس ميں وادي بہت زرخيز هيں نيشکر ريشم الايچي دارچيني اور سياہ مرچ وهاں بکثرت پيدا هوتي هي ـــ دارالامارة اُس صوبہ کا هوائي هي جسکو ٹورن هوا بهي کہتے هيں درياے شور سے دس ميل کے فاصلہ پر بہت مستحکم شهر پناہ ميں جو ايک مثل بڑے قلعہ کے هي واقع هي گرداگرد اُسکے خندق بهي کهدي هي شهر پناہ اُسکي ايک ايسا بڑا قلعہ هي جسکي حفاظت کے لیئے چاليس هزار آدمي اُس ميں رهنا چاهيئے اُسکے حوالي کي زمين پيدا واري کے لايق هي سڑکيں اُسکي ميں سيدهي پختہ چاروں

طرف کو گئي هيں فرانسيس لوگ يہاں اکثر رهتے هيں بلکہ وہ لوگ يہاں کے رئيس کے اميروں اور مشہوروں ميں هيں تعداد باشندوں کي ساتھہ هزار *

اِس قطعہ کي جنوبي سمت کو شہر سائي‌گان واقع هی اور يہہ بهي ايک مشہور لنگرگاہ اهل فرانس کي هی جو في‌الحال وهاں زيادہ تر دخيل هيں *

آٹھويں فصل

مجموعۃ‌الجزائر کے بيان ميں

يہہ مجموعہ جزيروں کا بحرالکاهل اور بحر هند کے درميان ملکا کے جنوب اور مغربي سمت سے ليکر شرقاً آسٹريليا کي حد شمالي تک وسيع واقع هی اِس ميں بعضے بڑے بڑے جزيرے اور بعض چهوٹے قريب قريب واقع هيں چنانچہ حکماے جغرافيہ نے اُن کے ساتهہ قطعہ آسٹريليا کو شامل کرکے باعتبار اِس کے کہ اکثر اِن ميں کے نو يافتہ هيں نام اِس مجموعہ کا آسٹرل ايشيا (يعني قطعہ جنوبي ايشيا) رکها هی گويا کہ يہہ قطعہ نسبت اور قطعات يورپ ايشيا امريکا اور افريقہ کے پانچواں قطعہ خشکي زمين کا هی بيان اِس کا يہاں مجملاً کيا جاتا هی مفصل آسٹريليا ميں مذکور هوگا *

وہ جزيرہ جو اِن سب کے غربي سمت پر هی بنام سماترہ مشہور هی اور بذريعہ آبناے ملکا کے جزيرہ نماے ملايا سے منفصل اور يہہ ايک قطعہ مستطيل سا اطراف شمال و مغرب سے جنوب اور مشرق کو چلا گيا هی *

اِسکي جنوبي حد کے قريب سے جزيرہ جاوا شروع هوتا هی جو اُس سے بذريعہ آبناے سندهہ کے منفصل هی اور يہہ قطعہ بهي مستطيل شرق سے غرب کو هی ليکن سماترہ سے چهوٹا *

اِس جزیرہ کي سمت شرقي پر ایک سلسلہ چھوتے جزائر کا شرقاً چلا گیا هی کہ اُن میں سب سے بڑا تیمور لنگ کے نام سے مشہور هی *

اِس سلسلہ جزائر کي سمت شمال شرقي پر بحیرۂ جاوا اُن کو دوسرے مجموعۃالجزائر سے جدا کرتا هی چنانچہ اُن میں سے بڑے اور مشہور بورنیو جو سماترہ کي سمت شمال اور مشرق پر واقع هی اور سلي بیز جو بورنیو کے کنارہ شرقي پر ــــ یہہ جزیرے بذریعہ آبناے مقاصر کے منفصل هیں *

اِس سلي بیز سے آگے شرقاً مجموعۃالجزائر ملکا اُن میں سب سے بڑا گلو لو اور اُسکے آگے شرقاً ایک بڑا جزیرہ پاپوآ یا نیوگني واقع هیں اور یہہ قریب آسٹریلیا کے شمالي حد تک پہنچا هی اور اس سے بذریعہ آبناے تورز کے منفصل هی *

اِس جزیرہ کے آگے شرقاً بہت سے چھوتے چھوتے جزائر نیو آئرلینڈ اور نیو برٹن اور جزایر سلیمان کے نام سے مشہور هیں *

سلي بیز کي عین شمالي سمت پر دوسرا سلسلہ جزائر جو جنوب سے شمال کو چلا گیا هی فلي پائن کے نام سے مشہور هی اور یہہ بحیرہ چین کے سمت شرقي پر محیط هی ان میں سب سے بڑا مشہور جزیرہ لوزون یا منلا هی جو اُن کي شمالي سمت پر هی ــــ ان جزائر میں اکثر کوهستان اُن کے وسط میں واقع هی *

پہاڑوں کے دامن میں دریا تک نشیب هی چنانچہ اُن پہاڑوں سے کئي پہاڑ آتش فشاں هیں خاصکر ایک پہاڑ سمبلوا کے نام سے جزیرہ جاوا کي سمت شرقي پر واقع هی اور سب جزیرے اکثر زر خیز حتی کہ پہاڑوں کي چوتیوں تک سر سبز هیں ــــ هر قسم کے پھول اور نباتات یہاں سے یورپ کو لیجاتے هیں *

اُن میں مثل جزیرہ نماے ملایا کے سونے اور هیرے اور رانگے کي کانیں هیں *

حیوانات اُن میں مثل منطقه حاره کے سب قسم کے پائے جاتے ہیں جیسے گینڈا ہاتھی ٹائیر بن مانس اور اقسام کے بندر *

آدمی یہاں کے کچھہ ملایا کچھہ حبشی کچھہ تاتاری کئی قومیں ہیں مگر علم و ہنر کے شایق ہونے سے مثل وحشیوں کے نہیں ہیں — طرز حکومت اُن کا باختیار امراء ہی اور بعضوں میں مثل بورنیو وغیرہ کے بادشاہی حکومت کے طور پر ہی بران میں جسقدر شرقاً چلے جائیئے آسیقدر زیادہ وحشی آدمی پائے جاتے ہیں یہانتک کہ بعضے اُن میں کے مردم خوار بھی ہیں *

ان مجموعة الجزائر میں کوئی شہر نامور آباد نہیں ہی لیکن اہل فرنگ خاص کر پرتگیز اور ہولندیز اور ہسپانیہ کے لوگ اور کچھہ انگریز بھی کہیں کہیں بودوباش رکھتے ہیں *

تمام شد

تذکرۂ قطعۂ ایشیا